SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 16, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمتہ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی اسماء O توتی اکلہا کل حین باذن ربہا و یضرب اللہ الامثال للناس لعلہم یتذکرون O و مثل کلمۃ خبیثہ کشجرۃ خبیثہ اجتثت من فوق الارض مالہا من قرار O یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ ویضل اللہ الظلمین و یفعل اللہ ما یشاءO

(سورۃ ابراھیم آیت ۲۴ تا ۲۷)

ترجمہ. کیا آپ نے غور نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کیسی (اچھی) مثال بیان فرمائی (اس کی مثال یوں ہے) جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم اور ڈالیاں آسمان میں (پھیلی ہوئی) ہیں۔

ہر فصل میں اپنے رب کے حکم (اپنے رب کے فضل) سے پھل لاتا رہتا ہے اور اللہ یہ مثالیں لوگوں کے واسطے (اس لئے) بیان فرماتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں (اللہ کو یاد کرتے رہیں)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 16, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلاً کلمتہ طیبة کشجرة طیبة اصلہا ثابت و فرعہا فی اسماء O توتی اکلہا کل حین باذن ربہا و یضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلہم یتذکرون O و مثل کلمة خبیثہ کشجرة خبیثہ اجتثت من فوق الارض مالہا من قرار O یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرة ویضل اللّٰہ الظلمین و یفعل اللّٰہ ما یشاء O

(سورۃ ابراھیم آیت ۲۴ تا ۲۷)

ترجمہ: کیا آپ نے غور نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کیسی (اچھی) مثال بیان فرمائی (اس کی مثال یوں ہے) جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم اور ڈالیاں آسمان میں (پھیلی ہوئی) ہیں۔

ہر فصل میں اپنے رب کے حکم (اپنے رب کے فضل) سے پھل لاتا رہتا ہے اور اللہ یہ مثالیں لوگوں کے واسطے (اس لئے) بیان فرماتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں (اللہ کو یاد کرتے رہیں)

اور ناپاک (شرک و کفر) بات کی مثال (ایسی ہے) جیسے ایک ناپاک (گندا) درخت کہ اس(میں نہ افادیت نہ استحکام اور) اس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ پھینکا گیا اور اس کو ذرا بھی قرار (و ثبات) نہیں۔

اللہ ایمان والوں کو اس مضبوط بات (توحید و ایمان کی برکت) سے دنیا کی زندگی میں استحکام عطا فرماتا ہے اور آخرت میں (بھی اسی کلمہ حق کے استقرار عطا فرمائے گا) اور اللہ مشرکوں کو (ان کی بدبختی سے) گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (اپنی حکمت و مصلحت وہ آپ جانتا ہے۔) سورۃ ابراھیم آیت ۲۴ تا ۲۷۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رخصت کی درخواستیں ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 9 مئی تا 12 مئی تک ایوان میں تشریف نہیں لا سکے اس لئے وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ ان تاریخوں کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان کو ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سید عبداللہ شاہ صاحب سرکاری طور پر ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ 16 مئی تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان کو ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مخدوم حمید الدین صاحب ناسازی طبع کے باعث حالیہ مکمل اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکیں گے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان کو ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ شیخ ظریف خان مندوخیل بوجہ علالت مورخہ 3 مئی تا 11 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست

کی ہے۔ کیا ایوان کو ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے مورخہ 16 مئی تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان کو ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! پرسوں میری غیر حاضری میں جمعرات کے روز ایک معزز رکن نے میرے اوپر ایک بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ میں نے توہین عدالت کا ارتکاب کیا ہے حالانکہ میری تقریر میں کوئی ایسا جملہ نہیں تھا جس کے بارے میں کوئی بھی کہہ سکے ------- میں نے تو اپنی عدالتوں کے وقار اور اعتماد اور ان کی عزت کو بڑھانے کے لئے اس عوامی تاثر کی مذمت کی تھی۔

Mr. Chairman: This is, again expunged. There will be no talk on this matter. That is enough.

آپ نے explanation دے دی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن۔

جناب چیئرمین۔ اس پر بار بار آنا.I think it is not appropriate۔

سید اقبال حیدر۔ اس کو آپ expunge کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے بات کر دی کہ آپ نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔That is the end of it۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں آپ سے agree کرتا ہوں اسے آپ expunge کر دیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک غلط تاثر دیا جا رہا ہے۔ نام نہاد تنظیموں کی جانب سے اشتہارات آ رہے ہیں-----

جناب چیئرمین۔ وہ بات تو ہو گئی ہے اور اب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے یہ بات نہیں کی ہے تو بات سمجھ میں آ گئی ہے Why do you want to do a debate again on

this matter?

سید اقبال حیدر۔ جناب میں debate میں بالکل نہیں جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ نے explanation دے دی کہ آپ نے یہ بات نہیں کہی اور وہ تاثر غلط ہے تو بات ختم ہوئی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب بات تو یہ ہے اشتہارات میں ----

جناب چیئرمین۔ اشتہارات کا اس پوائنٹ آف آرڈر سے کیا تعلق ہے؛

سید اقبال حیدر۔ جو اشتہارات دیئے جا رہے ہیں وہ عوام کی آواز نہیں ہے۔ وہ پیسہ کی آواز ہے۔ پیسہ بول رہا ہے عوام نہیں بول رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب جو بھی بات ہے اس وقت اشتہارات کا مسئلہ نہیں ہے ۔ This is a point of order on which you have explained. کہ آپ نے یہ بات نہیں کہی ہے تو بات ختم ہو گئی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Point of order Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Yes Mr. Muhammad Ali Khan on a point of order.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, before we take up the Orders of the Day, I suggest that we should offer fateha for the late father of Raja Zafarul Haq who expired the other day.

(فاتحہ پڑھی گئی)

Mr. Chairman: We have a privilege motion in the name of Mir Abdul Jabbar.

Mir Abdul Jabbar: Thank you very much Mr. Chairman.

PRIVILEGE MOTION

RE:ALLEGED FAILURE OF THE T&T CORPORATION IN PROVIDING A TELEPHONE CONNECTION.

Mir Abdul Jabbar: Thank you very much. Mr. Chairman, I beg to move that as a Senator my privilege has been breached by in-action of the T&T authorities in regard to the installation of telephone connection recommended by me out of my personal quota for the month of December, 1991.

About two years have elapsed and no action whatsoever has been taken by the T&T authorities despite the fact that many other telephone connections have been provided by the T&T authorities during the said period and in the same vicinity in which connection has been recommended. As such my recommendation have been shelved which has constituted a serious breach of my privilege as Senator and therefore I request that the matter may be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges for consideration and report.

جناب اقبال احمد خان۔ جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

میر عبدالجبار ۔ جناب والا! جیسا کہ آپ کو اور اس تمام ایوان کو علم ہے کہ Parliamentarians کو جس میں Senators اور ممبران قومی اسمبلی شامل ہیں یہ مخصوص رعایت دی گئی ہے کہ انہیں ہر ماہ اپنی صوابدید پر سات سات telephone connections اپنے حلقہ نیابت یا وہ پاکستان میں جہاں چاہیں دے سکتے ہیں اور ویسے telephone connections out of turn لگائے جائیں گے۔ یہ نہایت ہی خوش آئند بات ہے اور یقیناً ہونی چاہئے کہ ہمیں اس حق سے مستفیض کیا جا رہا ہے اور ہم اپنے حلقہ نیابت میں اپنے لوگوں کو ٹیلی فون کنکشن دے کر میں سمجھتا ہوں ان کی خدمت کر رہے ہیں لیکن جناب اس خدمت کا کیا؛ کہ جب ہم ٹیلی فون کنکشن کی سفارش کریں اور وہ نہ لگے دو دو سال گزر جائیں اور پھر بھی فون نصب نہ ہو۔ بار بار یاد دہانیاں کرائی جائیں لکھا جائے اور پھر بھی ٹیلی فون نہ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا مذاق ہم سے اور کیا ہو سکتا ہے۔

جناب والا! ایک ٹیلی فون کنکشن جو کہ میں نے دسمبر 1991 میں کسی دوست کو دیا تھا وہ اب تک نہیں لگا میں اس شخص کا نام بتا سکتا ہوں اپنے کوٹے کے فارم کا نمبر دے سکتا ہوں اور میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ نوٹ فرما لیں جناب والا میں نے ایک شخص محمد سعید احمد کو جو ہاؤس نمبر 64C آریہ محلہ نمبر 2 مری روڈ راولپنڈی میں رہائش پذیر ہے اس کے گھر پر کنکشن لگانے کے لئے اپنا "out of turn" والا فارم اس کو دیا تھا اور یہ فارم میرے " کوٹے " دسمبر 1991 میں سے تھا اور میں نے 19 دسمبر 1991 کو وہ فارم T&T کو بھجوایا تھا مگر نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ اب تک یعنی جس روز میں نے یہ تحریک استحقاق دی تھی اس دن تک یہ ٹیلی فون نصب نہیں کیا گیا تھا نہ صرف یہ بلکہ جناب والا میرے معزز سینیٹرز جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں یقیناً میری نشاندہی فرمائیں گے اور اتفاق فرمائیں گے کہ کوئٹہ شہر میں بالخصوص ہمارے سفارش کردہ ٹیلی فون مدتوں نہیں لگتے اور اب بھی ہمارے کتنے ٹیلی فون کنکشن ہیں جو وہاں نہیں لگے on one pretext or the other ۔

جناب میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ ایک مذاق ہے اور اس مذاق کو میں سمجھتا ہوں کہ اب چھوڑ دینا چاہئے اگر نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سے یہ ٹیلی فون کا کوٹہ لے لیں آپ۔ ہمیں یہ رعایت نہیں چاہئے۔ اس طرح کم از کم ہمارے حلقہ نیابت میں ہماری تذلیل تو نہ ہو گی۔ ہم لوگوں کے لئے فون recommend کرتے ہیں مگر انہیں ٹیلی فون نہیں ملتا وہ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس استحقاق کی روشنی میں نہ صرف یہ بلکہ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ میں نے پچھلے دو سال میں جتنے بھی ٹیلی فون کنکشنز recommend کئے ہیں چاہے لگے ہیں یا نہیں ان کی فہرست بھی مجھے مہیا کریں تا کہ میں اس کو استحقاق کمیٹی میں لے جاؤں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب اقبال احمد خان صاحب۔

Mr . Iqbal Ahmed Khan: The honourable Senator has recommended seven (7) out of turn telephone connections from his quota for the month of December, 1991, out of which three telephones have been installed and four (4) N.T.C. cases are pending due to non-availability of cable network in the area and the relevant exchanges are also fully loaded.

Region-wise position of new telephone connection cases recommended by the honourable Senator is as under :-

A. ISLAMABAD TELECOM REGION:

(i) The registration No. RP City-12981 in the name of Mst. Basharat Chaudhary, H. No. NE-1801 Mohallah QasimabadRawalpindi stands at 3rd position in the seniority list of Senators/MPAs cases, pending due to non-availability of cable network in the area and the exchange is also fully loaded.

(ii) Registration No. RP City-14532 in the name of Mr. Muhammad Saeed Ahmed Chaudhry, H. No. H-64/C Arya mohallah, Rawalpindi stands at serial No. 8 in the list of priority caseswhich are pending due to non-availability of cable network inthe area and the exchange is also fully loaded.

(iii) Registration No. Westridge-6005 in the name of Haji Ghulam Rasool at Fir Wadhai, Rawalpindi is not possible due to non-availability of primary and secondary cable network in the area and the exchange is fully loaded.

B: WESTERN TELECOM REGION:

(i) Phone No. 43914 in the name of M/s Bukhsh and Sons House No.F-2 CGS Colony New Quetta installed on 17-9-1992 against registration No. D-1702/190.

(ii) Phone No. 75060 has been installed on 9.6.1992 in the name of Malik Muhammad Ibrahim, House No. 4-14/72 Pir Abdul Khair Road, Quetta against registration No. CTN-4221/791 dated 3.7. 1991.

(iii) Phone No. 45087 has been installed on 10.7.1992 in the name of Abid Process, Natha Singh Street Quetta against registration No. CTN-5661/1191, dated 14.11.1991.

(iv) New telephone connection against registration No. 1485/1089, dated 22.10.1989 in the name of Haji Abdul Ghafoor, Kakar Colony, Islamm Road, Quetta could not be installed due to non-availability of cable network in the area and exchange is also fully overloaded.

10,000 lines and 5,000 lines are being added in the existing exchanges at Rawalpindi City and Westridge respectively under the Build, Lease and Transfer (BLT) System in Islamabad Telecom, Region.

Expansion work of Sariab Road Exchange, Quetta from 5,000 lines to 10,000 lines is in progress under the BLT system.

By the end of June, 1993, Pakistan Telecommunications Corporation will be able to clear almost all the pending demand of the new telephone connections.

جناب چیئرمین۔ جبار صاحب آپ نے سن لیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا یہ جو سعید صاحب والا کیس ہے یہ چونکہ cable pair available نہیں ہیں اور priority میں اس کا نمبر 8 ہے اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ جون 1993 تک وہاں پر extension ہو جائے گی اور امکان ہے کہ وہاں پر لگ جائے گا تو یہ تو فنی مشکل ہے اس میں میرا خیال ہے کہ یہی کہا جائے کہ جتنی جلدی ہو سکے وزیر صاحب کوشش کریں کہ جلدی لگ جائے۔

میر عبدالجبار۔ میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے بڑا تفصیلی بیان دیا ہے انہوں نے بڑا home work کیا ہے مگر جناب یہ تو ایسی بات نہیں پھر ہمیں وہ حلقے بتا دیں جہاں پر ٹیلی فون نہیں لگ سکتا یا جہاں پر فنی خرابیاں ہیں تا کہ وہاں کے لئے ہم سفارش ہی نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ وزیر صاحب سے دوبارہ یہی درخواست کی جائے کہ جتنی جلدی ہو جائے آپ کے pending cases clear کر دیئے جائیں۔

میر عبدالجبار۔ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو میرا خیال ہے کہ جتنی جلدی ہو جائے یہ وزیر صاحب کوشش کریں کہ فون لگ جائیں۔

جناب اقبال احمد خان۔ جناب والا انشاء اللہ جون کے خاتمے تک سارے pending cases clear ہو جائیں گے۔

جناب چیئر مین۔ بہر حال this is disposed of۔ فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال۔ جناب والا میرا بھی اسی ٹیلی فون کے بارے میں موشن تھا۔

جناب چیئر مین۔ یہ مسئلہ ختم ہو گیا۔

No further privilege motion is before the House.

اب تحریک التواء ہے ڈاکٹر ریحان صاحب کا

No. 1 on the reported safety violation by PIA Pilots.

ADJOURNMENT MOTIONS

i) RE: REPORTED SAFETY VIOLATION BY PIA PIOLTS

Dr. Muhammad Rehan: I move that the matter reported in the daily 'The News', dated 1.3.1993 regarding frequent and serious flight safety violations by the PIA Pilots may be discussed by adjourning the regular businessof the Senate as the news item has caused a great resentment among the general public. The matter is of urgent public importance and of recent occurrence, therefore, the motion may be admitted for two hours discussion.

جناب والا! یکم مارچ کی اشاعت جس کی clipping میں نے اس کے ساتھ شامل کر دی تھی وہ میرے محترم دوست وزیر صاحب نے پڑھی ہو گی اس میں بڑے تفصیل سے مختلف جگہوں پہ نیویارک ہالینڈ میں پاکستان میں مختلف جگہوں پر انہوں نے جو کہ کہاں پر کون کون سی violations ہو گئی ہیں اور اگر اس طرح اس سے بڑے خطرناک قسم کے حادثات ہو سکتے ہیں اور بڑی تباہی مچ جانے گی اب ہوائی جہاز کا سفر جو ہے بڑا نازک ہوتا ہے اور اس میں ایک معمولی واقعہ نہیں ہوتا کہ اس میں ایک دو آدمی شاید مر جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب اگر اس طرف توجہ فرمائیں اور اس معاملے کی وہ جانچ پڑتال کریں اس طرف توجہ دے دیں اور جو بھی violations کرتے ہوں اس کی روشنی میں میں پھر پریس نہیں کرواں گا جی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر فار ڈیفنس صاحب۔

Mir Hazar Khan Bijarani: Sir, I would like to assure the honourable Member through you that all the safety steps that are required under the rules are followed in letter and spirit in the PIA and the Civil Aviation Department. The honourable Member has brought certain facts to my notice and I assure you that we will certainly look into this matter because we give top most priority to the flight safety and, Insha Allah, I will assure that no such slackness takes place in this field and, in future I hope no such incident will take place. But accidents, of course are accidents, Sir. We cannot avoid accidents but as far as the safety check-ups and safety regulations are concerned, I can assure this honourable House, we will do our best to go by the book and ensure that all regulations/rules are followed and all sorts of checks are undertaken so that no slackness takes place on part of the Civil Aviation.

جناب چیئرمین۔ یہ specific instances ہیں ان پر غور کریں۔

میر ہزار خان بجارانی۔ ان کی ہم انکوائری hold کریں گے۔

Mr. Chairman: So, not pressed in the light of the honourable Minister.

Next is No. 2, Raja Muhammad Afzal Khan on the levy of service charges to the tune of Rs.2700/- by WAPDA on new connections.

راجہ محمد افضل خان۔ شکریہ جناب۔ میں حالیہ وقوع پذیر خاص عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے التوا کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 11 مارچ 1993 کی خبر کے مطابق واپڈا نے بجلی کنکشن کے لئے گھریلو صارفین سے 2700 روپے سروس چارجز لینے کا فیصلہ کیا ہے یہ رقم زر ضمانت کے علاوہ ہو گی ۔ واپڈا کے اس فیصلے سے غریب صارفین میں پریشانی کی لہر پھیل گئی ہے میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلے کو فی الفور باقی کارروائی کو روک کر زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman: Is it being oppolsed, Minister Sahib?

Mr. Asif Ali Zardari: Yes, Sir.

Mr. Chairman: It is being opposed.

(راجہ محمد افضل خان سے مخاطب ہو کر) جی مختصراً بتائیں کہ یہ کس طرح admissible ہے (وزیر صاحب سے مخاطب ہو کر) جی پہلے وہ ذرا فرما دیں مختصراً پھر آپ اس کا جواب دیں گے۔

(مداخلت)

راجہ محمد افضل خان۔ جی اچھا ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: So, would you (the Minister) like to make a statement on this? This is regarding service charges of Rs.2700/-

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, the service charges have been going on for the last 2-3 years and they are still required. WAPDA is short of money. We have another scheme where we could have 50 of the first few connections free of charge but we are looking at the policy as such and hopefully we will derive something which will be less burden some on the individuals.

Mr. Chairman: No, what about this particular news that they have decided to raise it by Rs.2700/-. Is this a recent decision?

Mr. Asif Ali Zardari: No, Sir. It is an old decision.

جناب چیئرمین۔ جی جناب راجہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ پرانا چلا آ رہا ہے۔ جی بہرہ ور سعید صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

Akhunzada Behrawar Saeed: WAPDA is short of funds. Which department can we expect will be surplus?

Mr. Chairman: This is no a point of order.

جی راجہ صاحب وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ پرانا چلا آ رہا ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ جناب والا! گزارش یہ ہے، کہ شاید وزیر صاحب نئے ہیں ان کو

پتہ نہیں ہے اخبار میں جس طور سے چھپا ہے یہ 2700 روپے سروس چارجز لینے کا فیصلہ پہلے کبھی بھی نہیں ہوا تھا جناب اب یہ فیصلہ ہوا ہے یہ میرے موشن دینے سے چند دن پہلے یہ آپ دیکھ لیں کہ 11 مارچ کو اخبارات میں چھپا ہے ۔ شاید میں نے 14,13,12 کو یہ موشن دیا ہوا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ سمجھ نہیں پا رہے ہیں نہ ہی شاید انہوں نے محکمہ سے اس کا کوئی جواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے یہ ایک قسم کے بالکل نئے چارجز ہیں اور یہ عوام پر بہت بڑا burden ہو گا میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو اس بات کی assurance کرا دینی چاہئے تھی کہ یہ جو مزید غریب عوام پر burden پڑ رہا ہے وہ نہیں پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال سر دست جو اصول ہیں وہ وزیر صاحب کی جو statement کے مطابق واقعات کو درست سمجھا جاتا ہے لیکن پھر بھی وزیر صاحب سے درخواست کریں گے کہ جتنی کوشش ہو سکے کہ کم بوجھ پڑے وہ پڑے۔

Mr. Asif Ali Zardari: That is what I said, Sir, that we are trying to formulate a formula by which

عوام کو کم تکلیف ہو اس میں۔

Mr. Chairman: O.K. So, not pressed.

ڈاکٹر بشارت الٰہی۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ جو ہے بہت پرانا سلسلہ چل رہا ہے کب سے چل رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ کب سے یہ سروس چارجز لئے جا رہے ہیں۔

Could you give us some idea?

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, we can put it as a new question.

Mr. Chairman: O.K.

راجہ محمد افضل خان۔ جناب میں گزارش کروں گا کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ question ہے یہ question تو نہیں ہے it was a motion تو گزارش یہ ہے کہ ابھی وزیر صاحب نے جو یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ 2700 روپے کے نئے چارجز جو ہیں ان کا burden جو ہے عوام پر نہیں ڈالا جائے گا میں توقع کرتا ہو کہ اگلے دن بھی انہوں نے incompetence کی بات کی کہ پہلی حکومت جو تھی وہ تو بڑی incompetent تھی ہم لوگ جو ہیں بڑے

competence والے آنے ہیں تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ یہ واپڈا جو ہے یہ بڑا بے لگام سا محکمہ ہے اس کے متعلق بھٹو صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ it is a State within a State میں توقع کرتا ہوں وزیر موصوف سے کہ یہ اس کو کنٹرول میں لائیں گے۔ اگر ایسے نہ آ سکے تو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اس کو ضرور کنٹرول میں لے آئیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

So, this is not pressed in the light of the Minister's statement.

Mr. Asif Ali Zardari: I will move to get in the remote control, Sir.

Mr. Chairman: Right. Next is No. 4 - Raja Afzal Khan Sahib on the reported defects developed in the hydel power project Gilgit.

ii) RE: REPORTED DEFECTS DEVELOPED IN THE HYDEL POWER PROJECT, GILGIT

راجہ محمد افضل خان۔ شکریہ جی۔ میں حالیہ وقوع پذیر خاص اہمیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے التوا کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت 10 مارچ 1993 کی خبر کے مطابق گلگت کے قریب 9 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہونے والے ہائیڈل پاور کا پراجیکٹ تعمیر کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا ہے معاہدے کے مطابق اسے دو سال میں مکمل ہونا تھا لیکن تعمیر کے ذمہ دار انجینیئر اور ٹھیکہ داران کی ملی بھگت سے آٹھ سال میں مکمل کیا گیا اور اس میں ناقص میٹیریل استعمال کیا گیا اور عملہ بھی نا اہل ہے نااہل متعین کیا گیا کروڑوں روپے کے نقصان کے باوجود کسی سے باز پرس نہیں کی گئی میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلہ کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, is it opposed?

Mr. Asif Ali Zardari: Yes, Sir, it is opposed.

Mr. Chairman: Would you like to say something on this?

Mr. Asif Ali Zardari: Sure. Sir, the factual position is that this is originally a project by the Northern PWD. It was taken over by WAPD to

commence the work. The work finished in 5 years and not 8 years and as you know, Sir, the area is an hardened area; there are storms and there are other problems. Inspite of that the project was finished in 5 years. No hydel project was finished in less than 5 years so far and at the moment it is not under WAPDA at all. It has been given back to the Northern Province.

جناب چیئرمین۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا یہ چل رہا ہے ؟ ابھی بجلی پیدا کر رہا ہے یا کہ نہیں؛

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, they should move it to the Provincial Government if they want we can get information from them.

Mr. Chairman: You have nothing to do with it.

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, we have nothing to do with it.

جناب چیئرمین۔ جی راجہ صاحب وہ کہتے ہیں جی کہ واپڈا کا کوئی اس میں تعلق نہیں ہے یہ ان کا مسئلہ ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ میں گزارش کروں گا کہ میں تو وزیر موصوف کے بیان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جی کوئی بھی پراجیکٹ جو ہے دو سال کے اندر تعمیر نہیں ہو سکتا whereas اس کا جو agreement تھا وہ دو سال کا تھا اور آٹھ سال میں مکمل ہوا اور مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا۔ اب یہ کہہ رہے ہیں جی ہم نے handover کر دیا ہے کسی اور صوبہ کو handover کر دیا ہے ۔ تو جناب گزارش یہ ہے کہ اس پہ ٹوٹل جو total contract award ہوا ان پر پیسہ جو خرچ کیا گیا وہ اس کی جو agency تھی وہ WAPDA تھا تو اس طریقے سے یہ واپڈا سے انبار اتار کے province پر ڈال رہے ہیں مجھے تو افسوس ہو رہا ہے۔ یہ نہایت ہی اہمیت کا مسئلہ ہے اس میں public money involve ہے اور خاصا بڑا amount ہے یہ لوگوں کا پیسہ ہے تو اس لئے میں گزارش یہ کروں گا کہ میں اس کو پریس کرتا ہوں تو آپ بے شک اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب چیئرمین ۔ یعنی Water and Power Committee میں دے دیں چونکہ وہ فرما رہے ہیں کہ واپڈا کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ بہر حال پیسہ خرچ ہوا ہے آپ صحیح

فرما رہے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان۔ تو جناب کمیٹی thrash out کرے گی جی اگر WAPDA نے اس پر خرچ نہیں کیا یا اس کی کنسٹرکشن نہیں کرائی یا واپڈا اس کا ذمہ دار نہیں ہے تو ٹھیک ہے اب تو یہ متنازعہ سی بات ہو گئی ہے لہذا کمیٹی کے سپرد کر دیں یہ ایک قومی دلچسپی کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ویسے بھی گلگت جو ہے وہ ناردرن ایریاز میں نہیں آتا۔ تو پھر وہ پراونشل تو نہ ہوا ناں؟

Mr. Asif Ali Zardari: No Sir, at the moment the position is that Northern Area PWD project is under their charge.

Mr. Chairman: It is a Federal Government project.

Mr. Asif Ali Zardari: It was never a Federal Government project.

Mr. Chairman: No. No., Gilgit itself is under the Federal Government. Northern Areas is under the Federal Government, it is not a provincial subject as such it is directly controlled by the Federal Government.

Mr. Asif Ali Zardari: Not WAPDA, the PWD.

Mr. Chairman: Not WAPDA, you are right, it may not be WAPDA but nevertheless it is Federal Government.

Mr. Asif Ali Zardari: Sir, the PWD Northern Areas, I think, is under the Provincial Government, isn't it?

Mr. Chairman: In which province the Gilgit comes?

Mr. Asif Ali Zardari: This is in the Frontier.

Mr. Chairman: In the Frontier province?

Mr. Asif Ali Zardari: Yes, Sir.

Mr. Chairman: No, I don't think it is under the Frontier Province unless there has been a recent development but I am not aware of that.

(Pause)

Mr. Asif Ali Zardari: Fine if you want to take this up in the Committee, we are welcoming it.

جناب چیئرمین۔ پھر کمیٹی میں اس کو لے لیں کیوں جی پیرزادہ صاحب بیٹھے ہیں؟

Has there been any constitutional change about Gilgit?

(Inaudible)

Mr. Chairman: O.K., so, this will be taken up in the Committee. Next No. 7 - Syed Faseih Iqbal Sahib on the reported failure of the Government to complete the task of distribution of flood relief funds to the victims.

iii) RE: ALLEGED FAILURE OF THE GOVERNMENT TO PROVIDE FLOOD RELIEF FUNDS TO THE AFFECTEES.

Syed Faseih Iqbal: It has been reported that a huge relief fund of rupees 3145 millions only from Zakat and relief fund of the Federal Government was allocated to the Provinces for compensating flood victims of last year. The task of distributing the compensation amount has not yet been completed and it is expected that millions of rupees would be refunded as unspent.

The devastating floods and rains in the country during the last September had caused havoc in the provinces of Punjab, Sindh and the Frontier. About 1229 persons were killed and substantial loss to the property was done. The Government should have completed the grant of compensation to the victims within the shortest possible time. I, therefore, move that the regular business of the House be suspended in order to discuss this matter of great urgent public

importance.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Munir Hussain Gilani: Yes opposed, Sir.

Mr. Chairman: Opposed. Yes Faseih Iqbal Sahib.

مختصراً۔

سید فصیح اقبال۔ جناب چیئرمین پچھلے سال کے سیلاب سے اندازہ ہو گیا تھا کہ پاکستان کے کم از کم تین صوبوں میں بلوچستان میں سیلاب کی نوعیت دوسری تھی بارشوں سے سیلاب آیا تھا پنجاب اور سندھ میں بڑا نقصان ہوا اور آپ نے دیکھا ہو گا سارے ملک میں کہ اتنا شدید سیلاب تھا اور کچھ ایسی اپنی حکومت کی غلطیاں بھی تھیں کہ جس کی وجہ سے کچھ تربیلا میں کچھ gates میں منگلا کے gates نہ کھل سکے اس کی وجہ سے جتنا نقصان ہوا پنجاب کے بعض گاؤں مستقل طور پر بہہ گئے اور سندھ میں بھی بہت کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں لیکن جب یہ انتظام آیا تو حکومت نے فیصلہ کیا کہ ان کے compensation کے لئے فوری طور پر زکوٰۃ فنڈ سے پیسہ دیا جائے افسوس کا یہ مقام ہے کہ ان کو وقت پہ نہ مل سکی ہمارے سابق وزیراعظم صاحب ان علاقوں میں گئے اور جن علاقوں میں گئے وہاں distribution ہوئی لیکن بہر حال ایک آدمی تمام علاقوں میں نہیں جا سکتا اور جن انتظامیہ set up سے انہوں نے انتظام کرایا تقسیم کا نظام صحیح نہ ہونے کی وجہ سے ان کو وقت پر روپے تقسیم نہ ہو سکے اور جو لسٹیں بنیں اس وقت بھی اخباروں میں کافی تنقیدیں آئیں کہ مستحقین کو بروقت امداد نہیں مل سکی ہے اور کچھ پیسہ فنانس سے بروقت release نہیں ہوا ۔ میں سمجھتا ہوں جہاں سابق وزیر اعظم جا سکے وہاں تو ان افسروں نے ان کو دے دیا لیکن جن علاقوں میں وزیر اعظم نہیں جا سکے اور وہ بہت سے ایسے علاقے ضلع جھنگ مظفرگڑھ ملتان ساہیوال اور جہلم تھے میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو اتنا بڑا شدید نقصان ہوا ہے تو وہ لوگ بے گھر ہو گئے ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ اپنی تعمیر نو کے لئے دوسری جگہوں پر shift ہوتے اور مکان بناتے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کھڑی فصلیں تباہ ہوئی تھیں ان کا ان کو کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا اور آج ہزاروں کی تعداد میں وہ مختلف گاؤں میں دربدر پھر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کے لئے معاوضے کا بندوبست نہیں ہو سکا میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت جس کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ توجہ دے۔

میں اپنی پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ فوجی جوانوں نے ہزاروں آدمیوں

کی جانیں بچائیں انہوں نے بروقت طبی امداد وغیرہ پہنچائی لیکن کچھ کام ہماری وفاقی حکومت کا تھا distribution کا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زکوٰۃ کے سلسلے میں اس کی پوری باقاعدہ تحقیقات کرائی جائے اور جن لوگوں کو نہیں ملے ان کو پیسے بھی دینے جائیں اور صحیح اس کا انتظام کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی گیلانی صاحب۔

Mr. Munir Hussain Gilani: Mr. Chairman, so far as the adjournment motion is concerned it pertains to the Provincial Government and it is a provincial subject. So under Rule 75(c) and (f) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, it cannot be discussed in the Senate. So, it is requested that the matter should be dropped.

جناب چیئرمین۔ فصیح اقبال صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ یہ تو صوبوں نےکرنا تھا ناں اور آپ بھی مان رہے ہیں کہ صوبوں نے کرنا تھا۔ وہ لکھا ہوا ہے کہ صوبوں کو پیسے ٹرانسفر ہو گئے تھے صوبوں نے آگے خرچ کرنے تھے وہ نہیں کر سکے۔ یہ تو صوبوں کی بات ہے تو مرکزی حکومت کیا کرے گی؟

سید فصیح اقبال۔ جناب یہ بالکل صحیح ہے لیکن آپ کو علم ہو گا کہ زکوٰۃ کی منسٹری وفاقی حکومت کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ صحیح ہے انہوں نے پیسے دے دینے ہیں ناں۔

سید فصیح اقبال۔ دیکھیں ناں وفاقی حکومت کا کام تھا کہ تقسیم کا صحیح انتظام کرے۔

جناب چیئرمین۔ کس طرح؟

سید فصیح اقبال۔ اس طرح کہ جب پیسے تقسیم کئے گئے تھے تو ساتھ ساتھ وفاقی ادارے بھی تقسیم کے لئے کام کر رہے تھے صرف صوبائی حکومت کا کام نہیں تھا۔ یہ ایک ایسی قدرتی آفت تھی جس میں صوبائی اور دیگر فنی چیزوں کا سہارا نہیں لینا چاہئے بلکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر لوگوں کو تقسیم ہو گئے ہیں تو یہ بتایا جائے اور اگر نہیں تقسیم ہوئے تو-----

جناب چیئرمین۔ نہیں خبر میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ صوبوں نے بروقت تقسیم کیوں نہیں کئے۔

سید فصیح اقبال۔ اب ذمہ داری بھی وفاقی حکومت کی ہے کہ صوبوں نے کیوں نہیں کئے۔

جناب چیئرمین۔ پھر صوبوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

سید فصیح اقبال۔ یہ تو وفاقی حکومت تعین کرے کہ صوبوں کو انہوں نے کیوں پیسے دیئے؟

جناب چیئرمین۔ صوبوں کو اس لئے دیئے کہ تقسیم کرے کہ جو متاثرین ہیں اگر صوبوں نے نہیں کیا تو پھر وفاقی حکومت کی کیا ذمہ داری آتی ہے اس پر؟

سید فصیح اقبال۔ ان کی جانچ پڑتال کرے ان کا آڈٹ ہوتا ہے اب اس طرح وفاقی حکومت اپنی جان چھڑائے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے تو پھر آپ نے وفاق میں تعلیم صحت کیوں کھول رکھے ہیں یہ سب صوبوں کو دے دیجئے اور پھر اتنی بڑی وفاقی حکومت ہوا میں معلق ہے چیئرمین صاحب! اگر وزیر موصوف اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ وہ صوبائی حکومتوں سے باز پرس کریں کہ وہ کیوں نہیں تقسیم کر سکے یہ تو کر سکتے ہیں ناں۔

جناب چیئرمین۔یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ کیوں بروقت آپ نے تقسیم نہیں کئے؟

سید منیر حسین گیلانی۔ جناب چیئرمین! میں اس کی یقین دہانی کراتا ہوں مگر ہم صوبائی حکومتوں سے یہ کہیں گے کہ وہ جلد از جلد کیونکہ پنجاب اور فرنٹیئر میں تو تقریبا -----

سید فصیح اقبال۔ بلوچستان میں بھی جناب۔

سید منیر حسین گیلانی۔ جہاں تک بلوچستان اور سندھ کا تعلق ہے ان حکومتوں سے ہم یہ کہیں گے کہ جلد از جلد اس کو تقسیم کر دیں۔

Mr. Chairman: So in the light of the assurance, not pressed.

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Hafiz Hussain Ahmed Sahib on a point of order.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میری ایک تحریک التوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کی تحریک التوا ہے یا Call Attention Notice ہے؟

حافظ حسین احمد۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ انتہائی اہم ہے ایک دفعہ پھر بلوچستان میں ہارس ٹریڈنگ شروع کی گئی ہے -----

جناب چیئرمین۔ وہ آپ کا Call Attention Notice ہے۔

حافظ حسین احمد۔ اور ہمارے وزراء کا ایک' چارٹر طیارہ تین وزراء انور سیف اللہ حامد ناصر چٹھہ اور اسد جونیجو وہ تین صوبوں کے تین وزراء بلوچستان پہنچ چکے ہیں اور صوبائی خود مختاری کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک دفعہ پھر وہ کوشش کر رہے ہیں کہ صوبہ بلوچستان کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے چلایا جائے۔ میری استدعا یہ ہے کہ تاج جمالی کو بچانے کے لئے میں نہیں سمجھتا کہ ایوان بالا جس میں صوبوں کی نمائندگی ہے اور صوبوں کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے میں گزارش کروں گا کہ آپ اس مسئلے کو لے لیں اور انتہائی اہم ہے یعنی وفاقی وزراء میں ایسا کوئی بھی نہیں ہے جو بلوچستان سے وفاقی وزیر ہو-----

جناب چیئرمین۔ تحریک التوا تو اپنے نمبر پر آتی ہے تو آج ابھی وہ ایجنڈے پر نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب تین وزراء گئے ہیں ایک سندھ کا ایک سرحد کا اور ایک پنجاب کا---

(مداخلت)

جناب گلزار احمد خان۔ جناب حافظ صاحب کی سٹیٹمنٹ کے مطابق انور سیف اللہ صاحب یہیں موجود ہیں۔ میں نے ٹیلیفون کیا وہ گھر پر نہیں تھے لیکن یہاں موجود ہیں آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ ٹیلی فون کہیں وہ والا نہ ہو جو کہیں بھی ہو تو پہنچ جاتا ہے۔

جناب گلزار احمد خان۔ نہیں میں نے تو گھر میں بات کی ہے جی وہ موجود ہیں یہاں پر حافظ صاحب آپ کو تسلی ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال آج یہ ایجنڈے پر نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے کوئٹہ ٹیلی فون کیا تھا وہ وہیں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی آج ایجنڈے پر نہیں ہے بہر حال وہ کہہ رہے ہیں کہ یہیں پر ہیں دیکھ لیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں گزارش کروں گا کہ کل آپ اسے لے لیں۔ اس مسئلے کو----

جناب گلزار احمد خان۔ آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے یہیں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کی باری پر اس کو لے لیں گے۔

جناب اقبال احمد خان۔ جن معزز وزراء کا نام انہوں نے لیا ہے ان کو آج میں ابھی ملا ہوں تھوڑی دیر پہلے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا تو یہ سب غلط ہے کہ جہاز میں گئے ۔ بہر حال وہ جب آئے گا لے لیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ یہاں وزیر قانون صاحب کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ وہ کوئٹہ نہیں گئے۔

جناب گلزار احمد خان۔ جناب وہ گئے ہیں اور آ گئے ہیں۔ خطرے کی بات ٹل گئی ہے ۔ اب ان کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آ گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ خطرے کی بات نہیں ہے وہ ناکام اور نامراد لوٹے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال حافظ صاحب آج وہ موشن نہیں ہے جب آئے گا تو اس وقت کر لیں گے۔

Mr. Chairman: The next is Faseih Iqbal Sahib on the existence of 50 to 55 heroin laboratories.

جی فرمائیے فصیح اقبال صاحب نمبر ا ۔

Syed Faseih Iqbal: It has been reported in the press that according to the Pakistan Narcotics Control Board's estimate about 50 to 55 heroin laboratories are operating in the tribal areas and accross the Pak-Afghan border producing some 88 tones of heroin annually. The matter is of great public importance and, therefore, I move that the same may be discussed in the House by suspending the regular business.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Sardar Asif Ahmad Ali: Yes; I oppose it.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال۔ جناب جہاں تک تعلق ہے پچھلے دنوں اخبارات میں اور کچھ امریکہ

کے حوالے سے اور سعودی عرب کے حوالے سے ملک میں ویسے بہت سی خبریں چھپیں۔ کافی جناب یہ بحث ہو رہی ہے آپ تھوڑا سا attention دلائیں۔

جناب چیئرمین۔ عباس شاہ صاحب آپ کی باتیں ان کو ڈسٹرب کرتی ہیں۔

سید فصیح اقبال۔ پورے ہاؤس کو مجھے نہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

سید فصیح اقبال۔ جی میں ڈسٹرب نہیں ہوں میں کہہ رہا ہوں کہ attention ذرا ہو ورنہ چھوٹے چھوٹے گروپس بن جائیں گے ہاؤس میں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

سید فصیح اقبال۔ اب عرض یہ ہے جناب کہ narcotics کے سلسلے میں پاکستان چند سالوں سے بڑا بدنام ہوا ہے اور اگر کوئی بھی آدمی دنیا میں کسی جگہ بھی پکڑا جاتا ہے تو foreign press پاکستان کا نام لیتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایسا اکثر ہوا ہے کہ پاکستانیوں کو انہوں نے مختلف international airports پر پکڑا ہے۔ اب یہ ہے کہ یہ جو لوگ پکڑے گئے ہیں یہ اصلی سمگلرز تو نہیں ہوتے ہیں یہ تو carriers ہوتے ہیں اس سلسلے میں اس وقت امریکہ آپ کے اور جتنے ویسٹرن ممالک ہیں انہوں نے اپنی ٹیمیں بھی یہاں بٹھائی ہوئی ہیں اور وہ مختلف cover jobs کے لئے کام کر رہے ہیں یہاں ان کے اپنے لوگ بھی ہیں ابھی جو افغانستان میں دو تین diplomats رہا ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ بغیر پاسپورٹ اور ویزے کے چلے گئے تھے وہ کراس کر رہے تھے وہ بھی اسی قسم کے تحقیقاتی مشن میں تھے کہ کہاں کہاں یہ ہیروئن کے راستے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت کے پاس تو تمام چیزیں موجود ہیں یعنی دستاویز کہ کون کیا کر رہا ہے لیکن یہ ان کے اپنے estimates ہیں محکمہ Norcotics کے کہ Tribal Areas میں اتنی فیکٹریاں ہیں اگر یہ خبر درست ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری وفاقی حکومت کے اس محکمے کی ناکامی بھی ہے اور ویسے دنیا میں جب پاکستان کو مختلف طور پر ہدف بنایا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ پہلا فرض تھا کہ اگر غلط خبر ہے تو ایسی خبروں کی تردید کریں اور صحیح ہے تو اس پر کوئی قدم اٹھائیں اور جہاں بھی قدم اٹھائیں تو کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ کسی پولیٹیکل پریشر کے تحت نہ آئیں ورنہ کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی پارٹی سے متعلق ہے ابھی ہماری پچھلی حکومت میں بھی یہ ہوا تھا کہ فلاں آدمی فلاں پارٹی میں ہے

فلاں آدمی فلاں پارٹی میں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس بنیاد پر نہ لیا جانے پارٹی affiliation کے علاوہ جتنا بھی بڑے سے بڑا آدمی ہو اگر واقعی وہ اس میں ملوث ہے تو حکومت سختی سے ان قوانین پر عمل کرے ۔ اس وقت بھی ان کے پاس ایسے تحفظات ہیں کہ کسی نئے بل کی ضرورت نہیں ہے اگر حکومت چاہے اور میرے خیال میں حکومت کے پاس تمام وسائل ہیں ایسی غلط بزنس کو اور میرے خیال سے جو پاکستانیوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا میں جہاں بھی ہے اس کے لئے اس وقت نیوکلیئر سائنس سے زیادہ جو ریسرچ ہو رہی ہے اس کے خلاف وہ پیسہ دے رہے ہیں فنڈز میں ڈرگس اور ہیروئن کو روکنے کے لئے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا قومی مسئلہ بھی ہے کیونکہ ہمارے پاکستان کے نوجوان کالجوں میں سکولوں میں سب اس لعنت سے کافی متاثر ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں جو علاقے اس وقت مشہور ہیں وہ بارڈر ایریاز ہیں جہاں سے یہ جاتی ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اب پوری ایک full fledged منسٹری ہے نارکوٹکس منسٹری ہے اس کا کیا کام ہے؟ انہوں نے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی ہوئی ہے اس میں معلوم ہوا ہے کہ فوج سے اور پولیس سے انہوں نے افسران لئے ہوئے ہیں اس ٹاسک فورس نے اب تک کیا کیا ہے؟ سوائے اس کے کہ اگر غیر ملکی فنڈ کو استعمال کرنا ہے تو بہت سے ترقیاتی کام ہیں اس میں استعمال کریں اگر واقعی یہ کام کرنا ہے تو اس پر فوری طور پر حکومت ایک واضح پالیسی اختیار کرے اور جہاں اس میں ہماری سرکاری ایجنسیاں بھی شامل ہیں ہیروئن کی سمگلنگ میں کیونکہ یہ بغیر سرکاری افسروں کے سرکاری ڈیپارٹمنٹ کے اتنی بڑی سمگلنگ نہیں ہو سکتی۔ پہلے دس بارہ سال بھی ایسا مسئلہ تھا چند کیسز آتے تھے لیکن اب تو یہ ہے کہ آئے دن تمام اخبارات میں کئی features چھپتے ہیں اگر حکومت کو یہ بھی خیال ہو انہوں نے تو نشاندھی تک کی ہے کہ کس علاقے میں کون سی فیکٹری ہے کون لوگ مالک ہیں اور کتنی ہیروئن اس میں produce ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تعداد ہے یہ 88 ٹن کی بڑی alarming ہے اس پر حکومت کو فوری طور پر کارروائی کرنی چاہئے اور اگر یہ کارروائی نہیں کر سکتے تو پھر تو اس State کے لئے اب آپ دیکھیں کہ آپ دینا کے دوسرے ملکوں سے آپ فوج بلائیں گے اس کو ختم کرنے کے لئے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب سردار آصف احمد علی صاحب۔

Sardar Asif Ahmad Ali: Mr. Chairman, Sir, I am indeed very grateful to the honourable Senator Faseih Iqbal for bringing this adjournment

motion and assure him that we whole heartedly and entirely share the concerns that he has expressed and these are not the concerns of the Narcotics Ministry alone. These are concerns of the nation and these are concerns of the international community. Because a lot of facts are true but a lot of facts are also not true. There is a lot of fiction and there is a lot of facts in this. The fact today, unfortunately, Mr. Chairman, is that we have about 1.2 million heroin addicts in Pakistan, who are unfortunately, all young people, i.e., the flower of Pakistan's youth is being burnt and destroyed right before our very eyes. The Government has taken a lot of various measures. Regarding the facts of the adjournment motion, I would like to submit to this House the facts that this figure is very exaggerated. The real figure is around 12 to 15 heroin labs in those parts of FATA which are inaccessible by roads and other means. In the accessible parts, there is no heroin lab at all. But there is, Sir, a grey area between Afghanistan and Pakistan and that is something of immense worry to the government and it should be of worry to the entire nation. Because in this grey area these labs are mounted on trucks or pick ups. And the moment raiding party goes, they move across the durand line where we are helpless.

The other area of great worry, Mr. Chairman, is that this is no more of Pakistan's problem. This becomes a regional problem between Iran, Afghanistan, Pakistan and unfortunately in Central Asia specially in the war torn Tajikistan. There are very high mountainous areas. They are called Norgorno, Badakhshan which is these days went through civil strike and it is very difficult for Pakistan to control what happens there. But we fear that in Afghanistan there will be massive poppy crop on which we will have no control. But regarding Pakistan I am happy to bring to the attention of the House that the production of opium has been progressively going down. We are ALHAMDULILLAH down to about 12 thousand acres of poppy crop, estimated poppy crop this year out of which the

total prodction is estimated to be about 180 tones and out of 180 tones, the ratio is about 10 percent of production of heroin. So, 18 to 20 tones is the maximum heroin produced in Pakistan. We are trying to firm up our policies. I have had a good look at the Ministry and I need a little more time but I am honoured to state before this House that I have prepared a package of laws and reform programme, on the instruction of Prime Minister, our new caretaker Prime Minister and at the first opportunity, as the Cabinet meets, I hope that this whole package of new laws and measures, will be approved by the Cabinet. We are a caretaker government, we cannot set a very ambitious agenda for ourselves but what we can do, Mr. Chairman, is that we prepare this package and let the Cabinet have look at it, approve it and thenthe next Government can come and start implementing it. That will be far easier for them to do so. With these few remarks, I hope that the learned and honourable Member from Balochistan Senator Faseih Iqbal will not press the motion.

جناب چیئرمین۔ بڑے تفصیلی بیان کے بعد آپ فصیح صاحب پریس تو نہیں کریں گے؟

Not pressed in the light of the statement of the honourable Minister. Now half an hour for adjournment motions is over. Yes Alam Sher Sahib.

جناب عالم شیر۔ جناب چیئرمین صاحب میں ایک correction کرنا چاہتا ہوں کہ ساؤتھ وزیرستان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی چیز نہیں ہے صحیح ہے جی۔

Next item No.2 consideration of the motion moved by Syed Abdullah Shah Sahib.

اس پر کیا بحث شروع ہو چکی ہے ؟ کیا کرنا ہے اس کو؟

سید اقبال حیدر۔ آج عبداللہ شاہ صاحب حاضر نہیں ہیں اور کیونکہ آپ نے ان کی چھٹی کی درخواست منظور کر لی ہے لہذا اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اسے ڈیفر کر دیتے ہیں۔ آگے آئٹم نمبر 4 ہے حافظ حسین

احمد صاحب۔ حافظ صاحب آپ کی ایک موشن ہے آئین میں ترمیم کے بارے میں تو وہ ذرا فرما دیں کیا چیز ہے؟

THE CONSTITUION (THIRTEENTH AMENDMENT) BILL, 1993 BY HAFIZ HUSSAIN AHMED.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین میں نے جو آئینی ترمیم پیش کی ہے یہ آئین کے ایک متنازعہ ترین ترمیم آٹھویں ترمیم سے متعلق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایوان بالا کے رکن کی حیثیت سے پاکستان کے ایوان زیریں کے تحفظ اور بقاء اور اس کے حوالے سے پاکستان میں جمہوریت کے تحفظ اور نشو نما کے لئے یہ اب ناگزیر ہو چکا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں دیئے گئے ۵۸۔۲(بی) کے اختیارات کو فرد واحد کے ہاتھ میں مزید نہ چھوڑا جائے جناب چیئرمین! پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ہمارا المیہ یہی رہا ہے کہ برسراقتدار شخصیت نے ہر دور میں اقتدار کی کرسی پر بیٹھتے ہی اپنے اختیارات کو زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کی اس کے لئے مختلف انداز میں مشیر رکھے گئے -----

جناب چیئرمین۔ اس وقت ذرا briefly آپ بتائیں کہ بل کیا ہے کیونکہ آپ نے ایوان سے اجازت لینی ہے۔ جب اجازت ملے گی پھر تفصیل میں جانا ہے ابھی آپ مختصراً بتا دیں کہ آپ کے بل کا مقصد کیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میرا بل یہ ہے کہ جو آئینی اختیار آٹھویں ترمیم کے تحت صدر پاکستان کو دیئے گئے ہیں ان کو اس ایوان کی دو تہائی اکثریت کی منظوری سے مشروط کیا جائے اگر ایسے حالات پیدا ہوں کہ صدر پاکستان یہ سمجھیں کہ اس وقت قومی اسمبلی اور اس میں اکثریت کی حامل حکومت آئین کی خلاف ورزی کر رہی ہے تو بجائے یہ کہ یہ قومی اسمبلی توڑنے کا اختیار صدر کی صوابدید پر رکھا جائے اسے ایوان میں پیش کیا جائے اور ان وجوہات سے اس ایوان بالا کو آگاہ کیا جائے اور ایوان بالا ان وجوہات پر بحث کرے اور اگر ایوان بالا یہ محسوس کرے کہ صدر پاکستان کے خدشات آئین سے مطابقت رکھتے ہیں اور اس وقت اس کا احتمال ناگزیر ہے تو ایوان کی دو تہائی اکثریت کی منظوری کے بعد صدر پاکستان اپنے صوابدیدی اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں اور اگر ایوان بالا یہ محسوس کرے کہ نہیں یہ کوئی آئینی بحران نہیں ہے بلکہ ذاتیات ہے ذاتی مفاد ہے ذاتی پرخاش ہے ذاتی مفاد ہے، ذاتی چپقلش ہے تو پھر وہ ایوان کی صوابدید پر ہے اگر ایوان اسے مسترد کرتا ہے تو صدر کو یہ اختیار نہ رہے کہ وہ اسمبلی کو توڑ سکے۔ تو یہ مختصراً میں نے عرض کیا ہے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Opposed.

جناب چیئرمین۔ جی opposed آپ مختصراً بیان فرمائیں۔

Before I put it to the House.

جناب اقبال احمد خان۔ پہلے بھی میں نے حافظ صاحب سے عرض کیا تھا کہ بہت سی ترامیمی بل یہاں آنے ہوتے ہیں اور گورنمنٹ بھی شاید اس پر کوئی سوچے۔ میں نے گزارش کی تھی کہ ابھی آپ اس کو introduce نہ کریں ہم اس پر بیٹھ کر سارےمشورہ کرتے ہیں یہ درست ہے کہ اس آئین میں کچھ ترامیم کی ضرورت ہے لیکن اگر ایک ایک آئٹم لیں گے آپ کو علم ہے اس بات کا کہ پہلے بھی ایک آئینی ترمیم کا بل یہاں پیش ہو چکا ہے جس پر عرصہ دراز سے کوئی فیصلہ نہیں ہو پایا کیونکہ اس پر consensus built up نہیں ہو سکا اور یہ ایک ایسی serious سی ترمیم انہوں نے پیش کی ہے جو میری رائے میں شاید اس آئین کی روح کے مطابق ہی نہیں ہے اس لئے اگر آج اس کو ہم admit کر لیں تو اس کے ایسے کچھ خوفناک نتائج ہو سکتے جو آئین کے basis کو ہی ختم کر دیں گے۔ تو یہ عجیب سی منطق ہے کہ جناب اگر صدر صاحب اسمبلیاں توڑنا چاہتے ہیں تو پہلے وہ سینٹ کے پاس لائیں اور اس دوران میں اسمبلی inexistence ہے تو اس دوران میں impeachment بھی کر سکتی ہے اور اس کے پاس اختیارات بھی ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ تجویز جو ہے یہ مناسب بھی نہیں ہے اور آئین کے مطابق بھی نہیں ہے technically بھی میں اس کو اپوز کر سکوں گا۔ تو میری یہ گزارش ہو گی تجویز یہ ہے کہ حافظ صاحب ابھی اس کو پریس نہ کریں ہم اس پر بیٹھ کر غور کرتے ہیں اور پھر ایک بل لاتے ہیں جس میں اور بھی بہت سی ترامیم ہوں گی جیسے کہ پہلے ایک بل یہاں خواتین کی نشستوں کے متعلق ہے وہ بھی یا عبداللہ شاہ صاحب کے بھی بل یہاں موجود ہیں ان سب پر غور کرتے ہیں اور پھر ایک comprehensive Bill ہم لائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ ابھی اگر آپ پریس نہ کریں ان ساروں کو دیکھ لیا جائے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم کب سیاسی مصلحتوں سے بالا تر ہو کر سوچیں گے۔ جہاں تک میرے بل کا تعلق ہے ایک پرائیویٹ ممبر ڈے پر میں

اسے پیش کر رہا ہوں ۔ اگر آپ اجازت دیں گے میں اسے پیش کروں گا اس کے بعد Standing Committee کے آپ سپرد کریں میں تو یہ سوچتا ہوں کہ آخر اس ایوان کو چھوڑیئے وہ ایوان بھی موجود تھا 18 اپریل سے پہلے جو صورتحال تھی آخر کیوں نواز شریف صاحب وزیر اعظم اور صدر صاحب نے ان ایوانوں کو بالائے طاق رکھ کر ایوان صدر میں بیٹھ کر مک مکا کی کوشش کی؛ جناب چیئرمین ! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ایک آئینی حق ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو میں آئین کی ترمیمی بل کو put کرتا ہوں۔

Hafiz Hussain Ahmed has asked for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993].

(The leave was not granted)

حافظ حسین احمد۔ جی میں اسے چیلنج کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جو حضرات اس حق میں ہیں کہ ان کو اجازت دی جائے وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ میرا خیال ہے If you can kindly stand it will be easier کھڑے ہو جائیں ۔ اچھا All those against grant of leave اب وہ کھڑے ہو جائیں۔

(The leave was granted)

So I think leave is granted.

تو یہ اب آپ بل introduce کریں گے۔ آپ اس موشن کو پڑھ دیں۔ موشن نمبر 5 آپ پڑھ دیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کا بل (دستور تیرھویں ترمیم) بل 1993 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: So, the Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

So, Hafiz Hussain Ahmed has introduced a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Thirteenth Amendme) Bill, 1993]. It stands introduced and referred to the Standing Committee concerned.

Next is Manzoor Ahmed Gichki Sahib, again Bill to amend the Constitution.

گچکی صاحب موجود نہیں ہیں۔ وہ بھی ڈیفر کرتے ہیں۔

Mir Abdul Jabbar: It is also the same as Hafiz has.....

جناب چیئرمین۔ بہرحال وہ موجود نہیں۔

So we can't take it up. So next is No. 8. Further discussion on the following motion moved by Muhammad Tariq Chaudhry Sahib on the Agriculture Policy of the Government.

اب ہے جی نمبر 8 حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین میرا ایک توجہ دلاؤ نوٹس تھا۔

جناب چیئرمین۔ وہ آخر میں آئے گا جی۔ آخر میں آپ کا وہ ٹیک اپ کریں گے۔ طارق چوہدری صاحب یہ موشن ہے ایگریکلچر پالیسی پر اس پر کچھ تقاریر ہو گئی تھیں طارق چوہدری صاحب کدھر ہیں۔

سید فصیح اقبال۔طارق چوہدری صاحب کو تو ڈھونڈا جائے۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی۔ میں عرض کروں گا کہ اس ریزولیوشن کا mover بھی نہیں ہے کافی بحث مباحثہ بھی ہو چکا تھا اس کو اگر آپ اگلے ہفتے تک کے لئے ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی اور تقریر نہیں کرنا چاہتا تو ختم کر دیتے ہیں۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی۔ پوچھ لیں جناب اگر کوئی تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: So, anybody wants to speak on this motion about Agriculture Policy.

(Pause)

So then we conclude the debate on it.

ٹھیک ہے جی۔ So this stands disposed of. اگلا ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب کا To discuss the devaluation of the Pakistan currency وہ موجود نہیں ہیں۔ کوئی منسٹر صاحب ایگریکلچر پالیسی پر wind up کرنا چاہتے ہیں؛

جناب عبد الرحمٰن جمالی۔ اگر کوئی ممبر صاحب تقریر کرنا چاہیں تو پھر میں-----

جناب چیئرمین۔ تقریر کوئی نہیں کرنا چاہتا۔ وائنڈ اپ -----

جناب عبد الرحمٰن جمالی۔ گزارش سنیں ناں جناب چونکہ میں نے خود بھی پہلے اسی پہ تقریر کی ہوئی ہے اور موور بھی نہیں ہیں اگر آپ حکم کرتے ہیں تو میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ تیار ہیں تو کر لیتے ہیں اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی تقریر ڈیفر کر لیتے ہیں۔

جناب عبد الرحمٰن جمالی۔ میں تو درخواست کروں گا کہ آپ ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ تو ٹھیک ہے آپ کی تقریر کے لئے ڈیفر ہو جاتا ہے۔

So now we only have a speech from the Minister. Next is Prof. Khurshid Sahib to discuss the devaluation of the Pakistan currency.

وہ موجود نہیں ہیں تو میرے خیال میں یہ پھر ڈراپ ہو جائے گا کیونکہ موجود ہی نہیں ہیں۔

The next is, Dr. Rehan, to move that the House may discuss the problems of youth in the country.

جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب نمبر 10۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین صاحب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر مجھے کچھ کہنے کی اجازت فرمائی۔ جناب والا ! یہ آج ایک نہایت افسوس ناک مسئلہ ہے ایک دکھ بھری داستان ہے ابھی ابھی آپ نے سنا سردار آصف احمد علی صاحب کو جنہوں نے اپنے جواب میں (فصیح اقبال صاحب کو جو جواب دے رہے تھے) اس میں انہوں نے فرمایا کہ آج ملک میں 2 ملین یعنی 20 لاکھ کے قریب نوجوان منشیات کے عادی ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 20 لاکھ نہیں اس سے کہیں زیادہ اس سے میرے خیال میں دگنے سے بھی زیادہ ہوں گے لیکن چونکہ اعداد و شمار اور نہ کوئی سروے کیا جاتا ہے اس لئے کوئی صحیح معلومات نہیں ہیں۔ جناب یہ تو انہوں نے بتایا کہ منشیات کے عادی ہیں ان کا تو وہیں تک محدود تھا کہ انہوں نے جو بتایا جناب والا ! میں اس پورے مسئلے کی طرف آنا چاہتا ہوں۔

جناب والا ! آپ کو علم ہے کہ نوجوان نسل جو ہوتی ہے وہ ملک کا ایک قیمتی سرمایہ اور اثاثہ ہوتی ہے یہ نوجوان ہی ہوتے ہیں جن کے دماغ بھی تروتازہ ہوتے ہیں جن کے جسم بھی

تروتازہ ہوتے ہیں اور وہ ملک کی تعمیری سرگرمیوں اور ملک کی پیداواری سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے کر ملک کو آباد اور ملک کو خوشحال بناتے ہیں۔ یہ نوجوان ہی ہوتے ہیں جو ملک کا دفاع کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے ملک میں یہ صرف میرا مشاہدہ نہیں ہے میرے ساتھ میرے کئی ساتھی بلکہ پورا ہاؤس اس سے اتفاق کرے گا کہ آج ہمارے ملک کا نوجوان dis-satisfaction اور frustration کا شکار ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنی خود فراموشی کے لئے منشیات کا استعمال کرتے ہیں اور بے راہ روی کا شکار ہیں انہوں نے کلاشنکوف اٹھانے ہوتے ہیں وہ ایسی غلط سرگرمیوں میں سمگلنگ جیسی لعنتوں میں مبتلا ہو چکے ہیں جو ان کو نہیں کرنا چاہئے ان کے اپنے ضمیر انہیں ملامت کرتے ہیں لیکن وہ کیوں اس طرف چل پڑے ہیں اور منفی رجحانات کی طرف مائل ہو چکے ہیں ۔ جناب والا! اس کی کچھ وجوہات بھی ہیں ہر بیماری کے causes ہوتےہیں اور یہ بھی ہماری ایک قومی بیماری ہے سب سے پہلے جو میں عرض کروں گا وہ population explosion ہے ۔ جناب والا! جس ملک کی آبادی بڑھی ہے اس میں نوجوان بھی زیادہ ہوں اور جس طرح ملک کے دیگر طبقوں کے لئے سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے کمی ہوتی ہے اس طرح نوجوانوں کی ضروریات ہیں وہ بھی وسائل کی کمی کی وجہ سے نظر انداز کی جاتی ہیں ۔ جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے ملک کی اپنی فلموں میں غیر ملکی فلموں میں آج تو ڈش انٹینا اور سیٹلائٹ کی وجہ سے دنیا shrink ہو رہی ہے ایک کونے سے دوسری جگہ پر لوگ فلمیں دیکھتے ہیں لیکن جس طریقے سے لوگ صرف پیسہ بنانے کے لئے وہ فلم بنانے والے فلم دکھانے والے sex اور violance کو جو glorify کرتے ہیں تو دیگر ممالک پر تو میرا حق نہیں پہنچتا لیکن بڑے افسوس سے میں کہوں گا کہ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے اس کا کوئی جائزہ نہیں لیا جاتا اس پہ کوئی نگرانی نہیں کی جا رہی اور جس طریقے سے وہ چاہے اردو کی فلمیں ہوں اور پشتو کی ہوں پنجابی کی ہوں اس میں جس طریقے سے sex اور violance کو glorify کرتے ہیں ضروری بات ہے جو نوجوان نسل ہے ان کے دماغوں پر اس کا نقش پڑتا ہے اور وہ اسی طرف بجائے اس کے کہ وہ مثبت طریقے کی طرف یا تعمیری طرف کو مائل ہو جائیں۔

جناب والا! ہمارے ملک میں تعلیم جو کہ اندھیرے سے انسان کو نکال کر روشنی کی طرف لاتی ہے ایک نابینا اور بینا کے درمیان جس طرح فرق ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک میں تعلیمی سہولتوں کا فقدان ہے آپ کو معلوم ہو گا کہ آج کل نہ سکولوں میں داخلے ملتے ہیں نہ کالجوں میں داخلے ملتے ہیں اور مارے مارے پھرتے ہیں کہیں سفارشیں کراتے ہیں کہیں رشوت کے ذریعے تو کئی لوگ تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ اب جو محروم رہ جائے اس نے کیا کرنا ہو گا وہ تو

مایوس ہو گا وہ تو frustrated ہو گا اور جو frustrated ہو جائے جو dis-satisfied ہو جائے اس نے یہی کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ اگر تعلیم موجود بھی ہے تو وہ طبقاتی طریقہ تعلیم ہے اب ایک لڑکا جو کہ بڑا ذہین اور قابل ہے لیکن وہ ایک اعلیٰ درجے کے یا جو reputed کالج یا سکول ہوتا ہے اس میں داخلہ وہ نہیں لے سکتا اپنے مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے مالی پریشانیوں کی وجہ سے وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے اس سے کم درجے کے سکول میں جاتا ہے لیکن وہاں پر وہ جو علم حاصل کرنے کے لئے تڑپتا رہتا ہے اسے وہ نہیں ملتی تو جناب اس کا بالکل اثر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب میں یہ کہوں گا کہ ہمارے ملک میں لائبریریوں کی بہت کمی ہے۔ اگر ہیں بھی تو اس کے جو انچارج ہیں وہ بھی اس کی طرف سے غافل ہیں اکثر اوقات تو ہم نے دیکھا ہے کہیں پر چلے جاتے ہیں پوچھ لیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی بس ایسے ہی فلانی کتاب ہاں ہاں کچھ خاص قسم کا انتظام نہیں ہے۔ جناب والا! پچھلے دنوں میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بھارت جانے کا اتفاق ہوا ہے وہاں مجھے حیرت ہوئی کہ وہاں پر 30 صفحات کا اخبار ٹائمز آف انڈیا انڈین ایکسپریس جیسے بڑے بڑے اخبار 30 صفحات کے اخبارات ڈھائی روپے میں ملتے تھے۔ ہمارے یہاں پر 6 صفحات کا اخبار چار روپے میں ملتا ہے۔ چاہئے تو یہ ہے کہ ان کی currency وہاں پر ہماری نسبت devalued ہے ان کے اخبار کی ہمارے اخبار کی نسبت سے قیمت چھ روپے ہونی چاہئے تھی۔ تو اس طریقے سے اگر اخبار کی قیمت یہ ہو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ کتابوں کی قیمت بھی یہاں پر بہت زیادہ ہے۔ جب ایسے حالات ہوں تو لوگ کہاں سے معلومات حاصل کریں گے کیسے تعلیم حاصل کریں گے اس وجہ سے نوجوان نسل خصوصی طور پر علم کی روشنی سے محروم رہ جاتی ہے اس طریقے سے کھیل کود جو کہ نہایت ضروری ہوتی ہے اس کے لئے بھی یہاں پر عام لوگوں کے لئے توجہ نہیں دی جاتی۔

جناب والا! کرکٹ کو تو روزانہ جیسے پتہ نہیں کیا کرکٹ کو ہم نے بنایا ہوا ہے ایک مقدس چیز جس کو دنیا کے کسی کونے میں بھی کرکٹ کھیلا جاتا ہو یہ میں نہیں کہتا ہوں اس کی میں مخالفت نہیں کر رہا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کرکٹ تو بتایا جاتا ہے اس سے لوگ inspire ہوتے ہیں اس سے وہ متاثر ہوتے ہیں لیکن اس کے اوپر اثر کیا پڑتا ہے ہر گلی ہر کوچے میں بچوں نے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے ڈنڈیاں اٹھائی ہوتی ہیں لیکن یہ کوئی وہ نہیں ہے اگر ایک کھیل دکھایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ انتظامات بھی ہونے چاہئیں کوئی پلاننگ نہیں ہے سوائے اسلام آباد شہر کے یا شاید یہ بڑے شہروں کے لاہور کراچی وغیرہ کے شاید وہاں پہ ہوں لیکن اور کہیں پر بھی ان کے لئے نہ سہولتیں ہیں نہ کوئی encouragement دی

جاتی ہے اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں میں frustration بڑھ رہی ہے۔ جناب والا! Youth Affairs کی ایک ڈویژن بے شک یہاں پر قائم ہے لیکن ان کا کام جو میں نے دیکھا ہے وہ صرف یہاں تک ہے کہ وہ صرف قرضے دیتے ہیں اب یوتھ کا پرابلم صرف یہ نہیں ہے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کو قرضے ملیں اور اپنے لئے وہ کوئی روزگار پیدا کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو میں نے عرض کیا کہ تعلیم کی طرف کھیل کود کی طرف اخبارات، لائبریریوں کی طرف توجہ بہت ضروری ہے۔

جناب والا! اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ ایک کمیشن قائم ہونا چاہئے جو سکالرز پر مشتمل ہو، جس میں منتخب لوگ ہوں educationist ہوں جو کہ سارے معاملے کو اس اہم قومی مسئلے کو سٹڈی کر کے اپنی تجاویز تیار کرے اور اس کی روشنی میں پھر ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے ۔ جناب والا! باتیں تو بہت سی ہیں لیکن آج کا ایجنڈا بھی بڑا طویل ہے اور میرے بعد اور بھی کئی ساتھیوں کی تحاریک ہیں، قراردادیں ہیں تو میں اپنی تقریر اسی کے ساتھ ختم کرتا ہوں اور شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Anybody else wants to say something. Yes Mr. Faseih Iqbal.

سید فصیح اقبال۔ جناب چیئرمین صاحب ! یہ ہمارے معزز رکن جناب ڈاکٹر ریحان صاحب نے ایک بڑے اہم مسئلے پر توجہ دلائی ہے اور سینٹ کی یوتھ کمیٹی بھی ہے جس کا میں چیئرمین ہوں اور ہمارے ریحان صاحب ممبر ہیں اور میں نے دو تین سال میں دیکھا ہے کہ یوتھ منسٹری کو تو بنا دیا گیا ہے لیکن خانہ پری کرنے کے لئے لیکن منسٹری کا سکوپ کچھ نہیں ہے۔ حالانکہ سب سے اہم منسٹری ہونی چاہئے پاکستان میں یوتھ کا مسئلہ آج سے نہیں پینتالیس سال سے ہے اور پاکستان کے لوگوں کے ساتھ یعنی جتنا ہمارے نوجوانوں کے ساتھ مذاق ہوا ہے کہ ایجوکیشن کی facilities ان کو نہیں ہیں ان کو وظائف نہیں ملتے، ان کو معاشرے میں کوئی مقام نہیں دیا جاتا اور حتیٰ کہ یہ جو recreation کی facilities ہیں پاکستان میں کسی بھی جگہ، کسی بھی صوبے میں نہیں ہیں اور پاکستان میں حکومت نے سوائے لاء اینڈ آرڈر کے باقی کسی مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی بلکہ یہ یوتھ ہی سب سے بڑا مسئلہ ہے اگر آپ یہ دیکھیں اگر یوتھ کو اس کی آرگنائزیشن کے لئے ان کو بہتر مواقع پہنچانے کے لئے اگر حکومت دس سال پہلے یا بیس سال پہلے کوئی ایسی جامع سکیم بناتی تو آج پاکستان میں یہ سب کچھ نہ ہوتا۔

یہ جو کلاشنکوف کے کلچر کا کہا جاتا ہے اور اس قسم کی دوسری باتیں کی جاتی ہیں اس لئے کہ نوجوانوں کے پاس اب کوئی صورتحال نہیں ہے۔ ان کے پاس نہ recreation facilities ہیں نہ ان کے پاس کوئی اس قسم کی extra curricular activities ہیں ۔ ایجوکیشن کے اداروں میں ان کو داخلہ نہیں ملتا اور جہاں تک تعلق ہے بیروزگاری کا اس وقت پاکستان میں کوئی پچاس لاکھ سے زیادہ نوجوان بیروزگار ہیں اگر حکومت یہ چاہتی تو ان کو agriculture sector میں اور بہت سی NGOs بنا کے ان نوجوانوں کو پاکستان میں کھپایا جا سکتا ہے اور آج بھی ہمارے نوجوان جو ہیں یہ اتنے نہیں بگڑے جیسے دنیا میں آپ دیکھیئے جتنے انقلاب آئے ہیں ہمارے نواجوانوں نے سب سے پہلے ہراول دستے کا کام کیا ہے۔

یہ اتفاق ہے کہ پاکستان میں وزارت تو بنا دی اور یہ وزارت کو قائم ہوئے دس سال ہوئے لیکن وزارت کی کوئی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے ان کے پاس صرف تنخواہ کے لئے پیسے نہیں ہیں اور جو youth investment policy آپ بتا رہے ہیں ان کا قرضہ وہ نہیں دیتے قرضہ دیتا ہے بنک وہ منظور کر لیتے ہیں پیسہ کسی اور کا ہے sanctioning authority کوئی اور ہے اور disbursing authority کوئی اور اس کے باوجود پیسہ بینک والے release نہیں کرتے اس لئے کہ یہ پیسہ بنک جیسے charity کے طور پہ دیتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ پوری سکیم یعنی youth investment scheme پوری طرح سے ناکام ہوئی ہے۔ اس لئے کہ ایک لاکھ میں کیا youth business کر سکتا ہے جو انہوں نے کاروبار کے لئے رکھا ہوا ہے اب اسی ایک لاکھ کو انہوں نے ۲ لاکھ کیا ہے وہ بھی سینٹ کی کمیٹی نے اس پہ deliberations کیں اور recommend کیا گورنمنٹ کو لیکن جو وسائل ہیں اس وقت حکومت کے پاس یوتھ کے لئے وہ کوئی صفر صفر ننانوے اعشاریہ بھی نہیں ہے۔ یعنی آج یہ عالم ہے پاکستان میں کہ جب یہ بتایا گیا کہ یوتھ کلب بنائے جائیں ایک NGO Youth Club چلا رہی ہے ۔ آپ کو معلوم ہو گا یوتھ ہوسٹل کے سلسلے میں کہ ایک معمولی NGO نے وہ کام کر دکھایا جو پوری منسٹری نہیں کر سکی۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کچھ لوگ اس میں کام کر رہے ہیں اور ان کو حکومت وہ وسائل پہنچائے تو حکومت بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں summer campus ہوں ان کو جس طرح سے امریکہ میں اور ویسٹرن ورلڈ میں ہیں۔ اب ہمارے قریبی پڑوسی ملکوں میں ، سری لنکا انڈیا اور نیپال میں یوتھ کلبیں ہیں فارسٹ کے طور پر وہ ایگریکلچر کے لئے کسانوں کی مدد کرتے ہیں ان مہینوں میں جب وہاں چھٹیاں ہوتی ہیں ان کو اتنے پیسے مل جاتے ہیں کہ وہ اپنی فیس دے لیکن اب پاکستان اتنا امیر ملک تو نہیں ہے کہ ان کو ہم بیروزگاری الاؤنس دیں لیکن یہ ضروری ہے کہ یوتھ

کو ان کو ایک جامع سکیم کے تحت ان کے لئے professional colleges بنانے جائیں زیادہ politechnics ہوں اور اس سلسلے میں صوبوں میں اور rural youth کے لئے ضرورت ہے آج رورل یوتھ کا یہ عالم ہے کہ وہ پڑھے لکھے بھی ہیں graduation بھی حاصل کر لیتا ہے لیکن علاقے میں چپڑاسی جیسی نوکری اس کو نہیں مل پاتی۔ اس وجہ سے کہ ہمارے recoveries نہیں ہیں۔ یہ جو ہماری پلاننگ کمیشن ہے اور یہ جو منسٹریاں بنی ہوئی ہیں کیا کام ہے آپ کی منصوبہ بندی کی اور فنانس کا یہ آخر کرتے کیا ہیں اور یہ میں اس کے خلاف ہوں کہ اگر یہ کہا جائے کہ صاحب اس سلسلے میں ان کے پاس کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے دنیا میں دوسرے ملکوں میں بھی یوتھ منسٹریز ہیں جہاں ان کے لئے ایسے جامع منصوبے بنتے ہیں کہ وہ ان کے لئے ان کی جہاں ذہنی اور جسمانی ورزش کے لئے انتظام ہوتا ہے وہاں ان کو روزگار مہیا کرنے کے لئے بتدریج plans ہیں ان کو ایسی ٹریننگ دیتے ہیں کہ وہ ایک تو نیشنل گارڈز کے طور پر آ سکتے ہیں اور ایک second line of defence بن سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ابھی ہمارے دوست نے بتایا کہ ہمارے نوجوانوں کو صرف recreation کے نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں یوتھ بے چین ہے کوئی ہمارے ملک میں parks نہیں ہیں، ہمارے ہاں sports کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اگر یہ sports کو popular کرتے ہیں تو ہمارے نوجوان اس میں بھی حصہ لے سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ Ministry of Youth کو ایک منظم منسٹری بنایا جائے اس میں اس قسم کی funding جو ہے self financing یہ ایک project چلائیں اور جس طرح سے دنیا کے دوسری ترقی یافتہ ملکوں میں اور ہمارے پڑوسی ملکوں میں یوتھ کلبیں بنائی گئی ہیں یوتھ کے لئے جامع منصوبہ بنایا جائے اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو نوکریاں دے۔ کوئی حکومت اس طرح کیسے بری الذمہ ہو سکتی ہے کہ اپنے نوجوانوں کو کسی طور پہ اپنے کام کے لئے کوئی موقع نہ دے سکے۔ ٹھیک ہے اعلیٰ سروسوں میں مقابلہ ہوتا ہے لیکن عام طور پر گاؤں میں دیہات میں کم از کم بنیادی ایجوکیشن حاصل کرنے کے بعد اپنے گاؤں کے انتظام چلا سکتے ہیں وہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں یوتھ منسٹری کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور ان کا سکوپ بڑا وسیع ہے ۔ لیکن یہ منسٹری صرف منسٹری قائم کرنے کے لئے بنی ہے۔ اس میں چند افسران ہیں اور ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں ان کے اتنے financial constraints ہیں کہ وہ کوئی ایسا effective کام نہیں کر سکتے اور دنیا میں جتنے conventions ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارا یوتھ ڈویژن بھیجتا ہے اس سے آخر حاصل کیا کرتا ہے کم از کم پاکستان میں یہ ایک تو یوتھ کونسل بنی اور میں سمجھتا ہوں کہ دو سال میں اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

نیشنل یوتھ کمیشن بنایا جائے اس کے بارے میں تحقیق کی جائے کہ ان کے لئے مزید منصوبے کیا بنائے جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہے کہ ہمارے ریحان صاحب نے اس مسئلے پر توجہ دی یہ بھی ان کی ٹرن ایک سال کے بعد آئی ہے ۔ اب بتائیں کہ ایسے ہاؤس میں جہاں ہم لوگ ایسے مسئلوں پہ ڈسکس کرتے ہیں حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ فوری طور پر اس سلسلے میں ایسے resolutions اور motions کے بعد حکومت کوئی positive scheme لائے تا کہ پورے ملک کے لئے کوئی مسئلہ یعنی کم از کم اس ہاؤس کے through پارلیمنٹ کے سلسلے میں اگر کوئی بل بنانا بھی ہو یا کوئی لیجسلیشن کے ذریعے بھی کام کرنا ہو تو اس کے لئے کتنا اچھا ہے کہ تمام لوگ حصہ بھی لیں اور کوئی ایسی چیز اتفاق رائے سے بنے جو چاروں صوبوں میں اس کے لئے فائدہ مند ہو اور ہمارے نوجوانوں کے لئے ان کا مستقبل بہتر بنانے کے لئے کوئی موثر سکیم حکومت شروع کرے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی! ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: Thank you Mr. Chairman, Sir.

Sir, Dr. Rehan should be congratulated for having this motion in this House. It is an acute problem, the youth problem in the country, and I have no hesitation in saying that after women, youth are the most deprived section of the population in this country today. Sir, a lot has been said by Senator Faseih Iqbal and Dr. Rehan, but I am afraid it is not possible to formulate a policy and to bring out the important thing that the government can do in this direction and suggeted by Dr. Rehan. We can form a Senate Committee which should discuss and deliberate on this issue at length and we should also incorporate the educationists and the youth representatives in this committee so that a worthwhile policy can be deliberated upon. But, as a start, Mr. Chairman, Sir, I would urge the Government, and of course they will have to have the support of the provincial governments to have recreational centres in every village in Pakistan and a recreational centre, according to my thinking, is not a very expensive project. All that the Government needs and the Government does have

a lot of its land in all the areas of Pakistan, is a piece of land where the youth at least in the evening can spend some time playing games . We do not have to go Mr. Chairman, for the expensive games like Tennis, Cricket or Hockey which need larger grounds, maintenance, equipments which the youths can ill-afford and which I believe even the Government can ill-afford to spend for this. But what we can have is a recreational centre where they can at least have a small gymnasium. They can play Kabadi, they can play volleyball,, they can play basketball and ot her inexpensive games. This will go a long way in at least keeping the youths away from mischief and help them in getting some physical exercise. But as I said Mr. Chairman, this problem of the youth is not the problem only of recreational facilities, they have a lot of other problems also and I would again urge that this should, through you, formulate a committee which should go in depth on this particular issue. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین۔ ویسے ہماری Standing Committee تو ہے۔

Are you suggesting something, a different committee? Because the Standing Committee on Youth Affairs is there already.

Dr. Bisharat Elahi: Let them form a sub-committee or if there are other Senators who wish to join this committee they can also work with them.

جناب چیئرمین۔ گیلانی صاحب۔

مخدوم سید حامد رضا گیلانی۔ مہربانی جناب چیئرمین صاحب، جناب! یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس پر جتنا غور و خوض کیا جائے کم ہے۔ جیسے زندگی کا مقصد اور زندگی کا گزران صرف صبح کی امید پر ہے ۔ ویسے ہی قوموں کی گزران جوانوں کی صبح پر ہے۔ ہماری قوم کی اگر امیدیں ہوسکتی ہیں تو وہ ایٹم بموں سے زراعت سے نہیں ہوسکتیں وہ انڈسٹری سے نہیں ہوسکتیں ٹریڈنگ سے نہیں ہوسکتیں پلاننگ سے نہیں ہوسکتیں یہ سب چیز تب ممکن ہو گی اگر آپ کے جوانان تیار ہیں اور انکی تیاری کے دو aspects ہیں ایک ہے روحانی دوسرا جسمانی۔ روحانی ایک ایسی قوم پیدا کرنا جو پاکستانی اور مسلمان ہو اور محنت کش ہو اور دوسرا یہ کہ جسم ایسا ہو کہ وہ اس

روح کو عمل میں لا سکے۔ چنانچہ میں تجویز پیش کروں گا کہ جوانوں کا مسئلہ صرف ایک point of debate بنا کر نہ چھوڑا جائے۔ اس کے لئے ایک نیشنل کمیشن صرف اسے یہاں سینٹ تک ہی محدود نہ رکھا جائے ۔ نیشنل کمیشن ہو آپ اور میں سمجھتے ہیں کہ ہر چیز پیسے سے نہیں چلتی ۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو organization سے چلتی ہیں فقط leadership سے چلتی ہیں۔ مثال کے طور پر دیہاتوں کے اندر جو بچے خود اکٹھے ہو کر والی بال کبھی کھیل رہے ہیں آج کل کرکٹ بہت کھیل رہے ہوتے ہیں کبڈی کھیلتے ہیں صرف اس کی organization اگر ہو جائے اسے پیسے کی اتنی ضرورت نہیں ہے سوچ کی ضرورت ہے پیسے کی بھی لازما ضرورت ہوتی ہے ۔ میرے خیال میں بہت سی ایسی international organizations ہیں جو اگر ایک ڈھانچہ بن جائے اور اس کا تصرف ٹھیک ہو تو وہ بہت سی organizations ایسی ہیں جو assistance کے لئے تیار ہیں۔ بین الاقوامی organizations کیونکہ دنیا کے اندر آپ حیران ہوں گے کہ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یوتھ کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ یا صدر نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے یا وزیر اعظم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے اسے اتنی اہمیت ہے مجھے خوشی یہ ہے کہ کم از کم پاکستان کے اندر ایک وزارت تو بنی۔ تو اسے برائے نام رکھنے کی بجائے ہم اگر ایک کمیشن مقرر کریں جو ان دو سطح پر سوچے ۔ (۱) روحانی development کیسے کرنی ہے اور ایک اچھا پاکستانی مسلمان کیسے بنانا ہے اور دوسرا یہ کہ جسم تاکہ وہ روح جو آپ تیار کریں گے اسے صحت مند طریقے سے ادا کر سکے۔ جب یہ کمیشن بن گیا تو وہ کمیشن بیٹھ کر سوچ سکتا ہے کہ کہاں کہاں سے فنانشل ایڈ اس مقصد کے لئے مل سکتی ہے۔ جو ہمارے محدود ذرائع ہیں وہ کس خوش اسلوبی سے اس منزل کی طرف achievement کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ریحان صاحب نے کوشش کی ہے کہ کھلی فضا پر پابندی لگائی جائے اس سے مجھے اتفاق نہیں یہ نہیں روک سکتے ۔ انٹینا کو یہ ہوا کو نہیں روک سکتے یہ جو ہوا چلے گی ساری دنیا میں گھومے گی ۔ اس پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ کہاں کہاں پر آپ لوگوں کو جا کر سزا دیں گے کہ یہاں پر انٹینا مت لگاؤ یہ دنیا ایسی ہے اس کے ساتھ رہنا ہے اور کامیاب وہی قومیں ہوتی ہیں جو حقیقت کے ساتھ رہیں۔ برقع پہن کر پردہ کر کے دنیا کے حقائق سے دور ہو کر آپ ترقی نہیں کر سکیں گے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے ذرا بالاتر ہو کر آپ اکیسویں صدی کا سوچیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ہماری قوم اکیسویں صدی کی قوموں میں سے ایک ترقی یافتہ نہ ہو۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا! ڈاکٹر ریحان صاحب نے ملک کا ایک اہم ترین

مسئلہ اس ایوان میں پیش کیا ہے ہمارے نوجوان اس ملک کا سرمایہ ہیں ۔ وہ آئندہ کے حکمران ہیں مگر مجھے بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہم نے اس پر سوچا نہیں ہے کہ ہمارے نوجوان جو ہر سال ہزاروں یونیورسٹیوں سے فارغ ہوتے ہیں کالجوں سے فارغ ہوتے ہیں وہ آگے جا کر کیا کریں گے۔ کوئی پلاننگ نہیں ہے اگر کوئی یہ کہے کہ اس کے لئے ایک وزارت قائم کی گئی ہے تو وزارت تو ہو گی اور اس میں زیرتعلیم یا زیر تربیت یا ان کے کام کی طرف توجہ دینا بہت کم ہو گا' ہم اس کی طرف اس قوم کی توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے نوجوان کا سب سے بڑا مسئلہ میرے نزدیک بیروزگاری ہے۔ اس بیروزگاری کا ہم کیا علاج کرتے ہیں کہ ان کو کبڈی کے میدان میں لے جائیں ' یہ کہ ان کو فٹبال کے میدان میں لے جائیں یا ان کو کرکٹ کے میدان میں لے جائیں' صحیح ہے اپنی جگہ پر ٹھیک ہے۔ صحت کے point of view سے چلیں ٹھیک ہے ۔ مگر اس کے لئے روزگار چاہئے۔ سب سے پہلے مسئلہ انسان کے لئے پیٹ کا ہے اور پیٹ میں جو رزق آتا ہے وہ باعزت طریقے سے حلال کمائی سے ہو اور کیسے ہو ' اس کے لئے سوچنے کی ضرورت ہے اس کے لئے ذرائع ڈھونڈنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے پاکستان کے وسائل کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہیں ہو رہا ۔ اگر کوئی کوشش کرتا ہے تو اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا آج کل نوجوان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اس کو اگر ہم سٹیئرنگ پر ڈالتے ہیں تو مذاق اڑایا جاتا ہے۔

جناب والا! کیا وجہ ہے کہ اتنی قلیل مدت میں ہمارے نوجوان نشے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں کیا وجہ ہے یہاں ایک طرف Narcotics Control Board بن رہے ہیں narcotic policies بن رہی ہیں باہر کے ممالک سے قرضے آ رہے ہیں وہ پیسے کہاں جاتے ہیں پھر ان لوگوں کے روزگار کہاں سے آئے۔ جن کے لئے وہ چیز یہ narcotics کے لئے ممانعت کرتے ہیں ان کو تو متبادل روزگار یہ مہیا نہیں کر سکتے ۔ جناب والا! اس وقت جو ہمارا نوجوان ہے وہ حیران ہے وہ کیا کرے اگر ہم اس کو روزگار مہیا کر سکیں گے۔ جو خرابی ان نوجوانوں میں ہے خاص کر نشے کی طرف جو جا رہے ہیں وہ ختم ہو سکتی ہے لیکن ہم زیادہ تو یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم تقریروں میں تو کہتے ہیں میرے نوجوان میرے مزدور' میرے طالبعلم' میرے کسان اور جب وقت آتا ہے تو نہ میرے کسان ہوتا ہے نہ اس میں مزدور ہوتا ہے نہ اور کچھ ہوتا ہے ۔ سب کچھ یہ ہوتا ہے کہ چلو جی میں نے بات کر لی ہے اور میں چیخا اور چلایا اور گیلری کی طرف دیکھا اور اٹھ گیا۔ یہ ایسا نہیں ہے جناب ہم اس نوجوان کو نہ تو اب کنٹرول کر سکتے ہیں' نہ ہمارے پاس census ہے کہ کتنے جوان اس وقت ہمارے پاس بیروزگار ہیں۔ کیا اس کا تعلیمی معیار ہے۔ درجہ

بندی کی جائے کیا درجہ بندی کی جائے؛ پھر ان کے لئے کون سے وسائل ڈھونڈے جائیں تا کہ ان کو باروزگار کیا جائے۔ اس سے پہلے کہ ہم ان کو ہیلتھ کی طرف لے جائیں ٹھیک ہے لیکن سب سے پہلے یہی چیز اس میں کہہ رہا ہوں اور جو چیز وبا کی طرح پھیل رہی ہے نشہ ہیرون کی چرس کی اور چیزوں کی یہ اس لئے نہیں کہ ہمارے نوجوان خراب ہیں۔اس لئے نہیں کہ ان کی پرورش غلط ہے اس لئے کہ وہ بیروزگار ہے۔ کیا کرے یا تو وہ یہ نشہ کریں گے یا وہ کلاشنکوف لیکر ڈاکہ ڈالیں گے یا لٹیرے بنیں گے یا رہزن بنیں گے آخر کچھ تو انہوں نے کرنا ہے ۔انہیں کچھ کھانا تو ہے پیٹ بھرنا تو ہے کسی طریقے سے جس وقت حکومت توجہ نہیں دیتی اور صرف حکومت ہی نہیں عوام بھی توجہ نہیں دیتی جو سرکاری شعبے ہیں وہ بھی نہیں جو نجی شعبہ ہیں وہ بھی نہیں یہاں تو ہاں ہاں خدا آپ کی عمر بڑھائے اور -----

(Interruption)

Mr. Chairman: Please, no cross talk.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ دو تین دن کے بعد میں آپ کو اسلام کر لوں گا فکر نہ کیجئے۔

جناب چیئرمین۔ یہ دو نوجوانوں میں آپس میں بحث براہ راست ٹھیک نہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ جناب ہاں ایسی بھی نوجوانی کیا۔ ہم پرانے دوست ہیں وہ غریب سیاسی یتیم ہے کہیں مل جائے گی جگہ----ہم تو بیٹھے ہوئے ہیں اپوزیشن میں۔

جناب چیئرمین۔ دونوں نوجوانوں سے درخواست کروں گا کہ چیئرمین کو address کریں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ ہاں جی میں آپ کو ہی address کر رہا ہوں وہ تو خیر، اس طرح اگر مجھ پر اعتراض کریں تو میں mind نہیں کرتا۔ وہ میرے دوست ہیں اور میں بدقسمت ہوں کہ وہ میرے دوست ہیں۔ جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کسی نوجوان کو چھابڑی پر بٹھائیں یا کسی نوجوان کو ریڑھی پر بٹھائیں کوئی حرج نہیں ہے کہ نوجوان کو ہم yellow cab پر بٹھائیں۔ لیکن شرم کی بات یہ ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم اس کو تو کہیں کہ زندہ باد کہو اور پھر کلاشنکوف اٹھاؤ اور جا کر کسی کو گولی مار دو۔

پھر نشہ جو کرتے ہیں جناب اس نشہ میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ اس نشہ کو حاصل کرنے کے لئے، اس نشہ کو پورا کرنے کے لئے، اس نوجوان کو کیا کرنا پڑتا ہے۔ جھوٹ بولنا پڑتا ہے منافقت کرنی پڑتی ہے۔ چوری کرنی پڑتی ہے۔ ڈاکہ ڈالنا پڑتا ہے اور اس کے لئے جو بھی ذرائع

ہیں وہ سارے غلط ذرائع استعمال کرتے ہیں تا کہ نشہ پورا کر سکیں اور نشہ تب چھوٹے گا جب کوئی روزگار مل سکے گا اور روزگار جب کوئی دیتے ہیں تو میرے دوست ملک قاسم اس کا مذاق اڑاتے ہیں ۔ ملک صاحب اگر آپ مذاق اڑاتے ہیں تو کوئی تجویز پیش کیجئے کوئی ٹھوس ثبوت لائیے ۔ کچھ کام کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے کوئی بات نہیں ہے اگر آپ کل پرسوں رخصت ہونے والے ہیں کوئی بات نہیں پھر آ جائیں گے۔ شکریہ جناب!

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ۔ میں یقیناً ڈاکٹر ریحان کا شکر گزار ہوں کہ آج اس ہاؤس میں انہوں نے ایک قومی مسئلے کو جو کہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اٹھایا اور ہمیں موقع دیا گیا کہ ہم اس پر اپنی رائے دے سکیں۔ مجھ سے پہلے میرے دوستوں نے اپنی رائے دی خاص کر گیلانی صاحب کی جو تجویز تھی کہ نوجوانوں کی ایک روحانی تربیت ضروری ہے اور اس روحانی تربیت کے جو اثرات ہوں گے اس کا رزلٹ یہی ہو گا کہ وہ ان کا مشکل حالات میں جب کہ روزگار نہ ہو ان کو تکالیف ہوں یا ملک میں کسی طور پر انٹینا لگا ہو یا پشاور کے سینما ہاؤس میں ساٹھ روپے کے ٹکٹ پر جس قسم کی فلمیں چلتی ہیں ان سے ان کو بچایا جائے بات تو انٹینا کی ہوتی ہے جی آپ یقین نہیں کریں گے کہ ایک رات میرے جیب میں بارہ سو روپے تھے بارہ سو روپے میں ہار گیا straight away میں نے کہا میں believe ہی نہیں کر سکتا ہوں کہ وہاں پر فلم، پورا فلم بلیو چلائی جاتی ہے۔

Mr. Chairman: We adjourn for Maghreb Prayers. We will meet at 7. 20 p.m.

(the House adjourned for Prayers)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب چیئرمین ۔ I am alone? نہیں آ گئے ہیں۔ اقبال حیدر صاحب۔ جناب اقبال حیدر صاحب آپ کوئی (Youth Affairs) پر بات کریں گے کہ نہیں۔ آ گئے شاہ صاحب آ گئے۔

سید عباس شاہ۔ جناب تو میں کہہ رہا تھا کہ ہمارے نوجوانوں کی روحانی پرورش ہونی چاہئے اور اس میں یہ ذمہ داری صرف حکومت پر نہیں ڈالی جا سکتی' یہ ذمہ داری سب قوم کی ہے۔ عوام کی بھی ہے جن کے بچے ان میں ملوث ہوتے ہیں ۔ لیکن میں اگر اپنے وقت کو یاد کروں تو ہمیں زیادہ مواقع تھے روزگار کے بھی جب جوانی تھی ہماری کھیل کود کے لئے بھی کیونکہ میدان کھلے تھے۔ آبادی کم تھی اور اس مسئلے کے ساتھ ضروری ہے کہ ہم توجہ دلائیں بڑھتی ہوئی آبادی کی طرف جس کو دنیا میں خاص کر ہمارے خطے کے لئے population explosion کے نام سے کہا جاتا ہے اور پچھلے قریباً پندرہ بیس سال سے جس تیزی سے ہمارے ہاں آبادی بڑھ رہی ہے اور ملک کے وسائل اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ہم اس آبادی کے لئے اور جو نوجوان طبقہ یا بچے آ رہے ہیں ان کے لئے ہم وہ وسائل پیدا کر سکیں۔ جناب والا!میں اس پر یقین کرتا ہوں اور میرا اعتقاد ہے کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جس بشر کو میں پیدا کرتا ہوں اس کے لئے روزی بھی دیتا ہوں لیکن اس روزی کے لئے جدوجہد بھی چاہئے ۔ جو روزی میسر ہے اس کے لئے پلاننگ چاہئے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے وہ وسائل بھی پیدا'کرنے پڑیں گے قوم کو ورنہ اگر صرف یہی کہا جاتا تھا کہ روزی پیدا ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کے منہ میں ڈال دیں گے تو دنیا میں قحط نہ آتے۔ ہم قحط کا سامنا نہ کرتے۔ یعنی قحط ہمارے علاقے میں نہ آتا۔ لیکن اللہ کا فضل ہے اس وقت پاکستان ایسی صورت کو face نہیں کر رہا ہے لیکن اگر ہم اس کو پلان نہ کر سکے تو میرا خیال ہے کہ آئندہ دس یا پندرہ برس کے بعد پاکستان کے نوجوان جو کہ آج کچھ نہ کچھ روزگار ہمیں مل رہا ہے کچھ نہ کچھ مواقع ہمارے نوجوانوں کو مل رہے ہیں جو بہت معمولی ہیں خدا نہ کرے وہ دن آنے کہ ہمارے یہ وسائل ختم ہو جائیں اور یہ population explosion اتنی حد تک بڑھ جائے کیونکہ آج آبادی اگر ہماری (آبادی) 13 کروڑ ہے چونکہ ساڑھے تین فیصد کی progress سے increase ہو رہی ہے تو آگے بیس سال میں یہ تقریباً تیس کروڑ تک پہنچ جائے گا ۔ تو تیس کروڑ کے لئے اگر ہم وسائل پیدا نہ کر سکے اور جس طریقے سے ہم جا رہے ہیں تو بڑی مشکلات پیدا ہوں گی۔ جناب والا! کچھ حکومتوں نے نوجوانوں کے لئے جیسا کہ بہرہ ور سعید صاحب نے کہا کہ روزگار کی ضرورت ہے 'ہم نے ایک کلرک کے روزگار کے لئے کوشش کی اس ملک میں کلرک میرا مطلب ہے کہ سرکاری ملازمت آپ اسے افسر کہیں یا کلرک میرے لئے یا ہمارے لئے وہ unproductive service ہے اور ہم نے نوجوان کو یا اس ملک کے باشندوں کے لئے صرف یہی سوچا ہے کہ وہ سرکاری ملازمت حاصل کر سکیں۔ آج میں کہوں گا کہ bureaucracy کی برکت سے

ہمارے ملک میں اگر ایک محکمہ ہے تو اس کو تین دفعہ یا چار دفعہ اس کے نئے قسم کے محکمے نکالیں گے اور ایک temporary سسٹم نکالا گیا ہے کہ کچھ لوگوں کو روزگار دیا جائے۔

جناب والا! وہ سٹیج بھی آج آ چکی ہے کہ ہم سرکاری ملازمتیں بھی اپنے نوجوانوں کو نہیں دے سکتے ۔ جناب والا! اگر ایک حکومت اس ملک میں آتی ہے اپنے وسائل کے مطابق وہ عوام کے لئے ایک روزگار کا طریقہ نکالتی ہے تو جیسے بہر ور سعید صاحب نے کہا کہ اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے Sir, dignity of labour اسلام میں سب سے بڑی چیز ہے۔ اور میں کہوں گا کہ سرکاری ملازمت یا نوکری جو ہے وہ تو بری چیز سمجھی جاتی ہے اور برا سمجھا جانا چاہئے۔ کیونکہ جس سسٹم میں ہم ان کو سرکاری ملازمت دیتے ہیں وہ تو ایسے ہے جیسے کہ spoon feeding ۔ جناب والا! ہم نے خالی اپنے نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے میدان تک نہیں سوچنا چاہئے ہمیں کئی اور میدانوں میں اس پر کام کروانا چاہئے اور میں جناب حامد رضا گیلانی صاحب کی اس تجویز پر زور دوں گا کہ یہاں سے یہ resolution بھی پاس ہو کہ National Commission for the problems of the Youth قائم کیا جائے کیونکہ اگر ہماری Standing Committees کی رپورٹ ہیں یقیناً کافی اچھا کام کیا جاتا ہے اس سے زیادہ اور effective for this national institute, national problems problems of everybody in the country میں خود وسائل کے باوجود میرے بچے بے روزگار ہیں ؛ تعلیم کے باوجود ۔ یہ مثال کے طور پر میں کہہ رہا ہوں ہم اس حالت میں روزگار کو عوام کے لئے ان کے بچوں کے لئے کہاں سے لائیں گے۔ جب تک اس کے لئے on priority basis ایک نیشنل کمیشن اور اس کو ایک short term of period دیا جائے کہ کوئی ایسی چیز' ایسا طریقہ کار ایک ایسا سسٹم جو کہ آئندہ دس پندرہ سال کے لئے ایک planned way ہو۔

جناب والا! ہم اس کو ignore نہیں کر سکتے اگر ہم اس کو ignore کریں گے تو یہ نوجوان جس کو آج ہم بے روزگار سمجھتے ہیں وہ بیرونی پر حاوی ہو جاتے ہیں اور جیسے کہ ہوا ہم نہیں روک سکتے ہیں۔ انٹینا نہیں اس کے علاوہ اورقسم کی فلمیں یہاں آئیں گی اور ہم پر اثر انداز ہوں گی۔ تو جیسے کہا گیا ہے کہ ایک تو روحانی پرورش ضروری ہے اور اس میں ہماری عوام اور ہماری قوم شامل ہو۔ صرف حکومت کی حد تک نہیں اور ہم بھی ان کے لئے plan کریں ورنہ ہم جو بھی پلاننگ کریں گے ہم نوجوانوں کو اگر ignore کریں تو ہم destruction کی طرف جائیں گے۔ کیونکہ ان کا کوئی future نہیں ہے۔ ہم ان کو کوئی future نہیں دے رہے۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں future دیا لیکن ہم نے اپنی نئی نسل کے لئے کوئی future نہیں چھوڑا۔ میں یہی کہوں گا کہ ہماری یہ نسل فیل ہو رہی ہے

We have failed to give them the right direction, the right way for their living. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔ رحیم خان مندوخیل صاحب ! آج کتنے بجے تک چلانا ہے اس ایوان کو۔ آٹھ بجے تک۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا کہ ہم اپنی سوسائٹی کے متعلق ایک اہم مسئلہ پر بات کریں پھر میں ڈاکٹر ریحان صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ موضوع سینٹ میں پیش کیا ہے جس کے بارے میں ہم اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اور تبادلہ خیال کریں گے۔ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ ہمارے مجموعی طور پر سوسائٹی کے' اس کے بہت سے پہلو ہیں اور بہت اہم مسئلہ ہے اس پر ایسے مختصر وقت میں بات نہیں ہو سکتی۔ بہرصورت میں ایسے کہوں گا کہ مجموعی طور پر انسانی سوسائٹی کی جو اہم بات ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی علم تجربہ انسان کا ہو وہی بچوں اور پھر نوجوانوں کے ذریعے منتقل کی جاتی ہے اور یہی پھر نسل در نسل یہ تجربے اورعلم کا انتقال جو ہے انسان کے مجموعی نشوونما میں مد ہوتی ہے اور جناب چیئرمین ! ہماری سوسائٹی کے جو زندگی کے اہم حصے ہیں مثلاً سیاسی معاشی یہ ایسے پہلو ہیں جس سے یعنی یوتھ ایسے خلا میں نہیں ہے۔ یوتھ اس سوسائٹی کا حصہ ہیں اور ہماری سوسائٹی میں جس طرح سیاسی زندگی ہم گزار رہے ہیں یا ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں یا یہ کہ ہم مستقبل میں اپنے لئے اس کا قیام چاہیں گے اسی طرح معاشی زندگی تو اس سے یوتھ کا متاثر ہونا ضروری ہے۔ جناب والا! تفصیلات میں ہم نہیں جا سکتے لیکن ہمارا سب سے پہلا مسئلہ یعنی ایسے بچوں کے پالنے کے بعد یوتھ کے حوالے سے بھی تعلیم کا ہے۔ علم کا ہے اور اس سٹیج کے لحاظ سے کہ انہیں علم دیا جاتا ہے اور انہیں skill دی جاتی ہے ہنرمستقبل میں کس طرح زندگی ہم گزاریں گے ہمارا معاشرہ جس طرح اپنے مسائل پر قابو پائے گا تو اس کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم علم سے سائنس سے اور technique سے ہم equipped ہوں لیکن ہم نے اپنے معاشرے میں یہ مسئلہ ایسے planned نہیں لیا ہے ہم بس ایسے ہی بغیر پلاننگ کے مجموعی طور پر کسی فیملی کا مسئلہ ہے۔ کہ وہ اپنی فیملی کو تعلیم دے سکتے ہیں یا نہیں وہ اپنے بچوں کو منتقل ہنر دے سکتے ہیں یا نہیں مجموعی طور پر بحیثیت سوسائٹی (بحیثیت قوم) ملک ہم نے مجموعی طور پر اس پر زیادہ کام نہیں کیا مثلاً یہ کہ تعلیم اور ہنر یہ ضروری ہے must ہے کہ دیا جائے ورنہ آئندہ زندگی میں یہ جو ہم کہتے ہیں کہ مستقبل میں منتقل روزگار کے مواقع جو ہیں وہ اور وسائل ہیں نیچرل پہلو تو

انکے ہیں لیکن نیچرل وسائل سے کام لینا یہ انسان کا کام ہے یہ ایک انسان جو علم سے بہرہ ور ہو اور انسان جو skill اور technique سے equipped ہو وہ انسان وسائل سے کام لے سکتا ہے ورنہ naturally تو ہمیں قدرت نے ملک میں بہت اچھے وسائل دیئے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس ایک ایسا انسان نہیں جو ان وسائل سے کام لے سکے اس لئے یعنی ہم بے روزگار ہیں۔

جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ عملی پہلو کے ساتھ ساتھ جیسا کہ بہرہ ور سعید صاحب نے فرمایا ہے فوری طور پر ہمارے پاس ایسا پلان ہونا چاہئے تمام ملک کی بنیاد پر کہ کیا ہمارے پاس مکمل ڈیٹا ہے کہ کتنے لوگ کس سٹیج پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کتنے لوگ کس ہنر میں کام کر رہے ہیں اور کس ہنر کے لئے تیار ہو رہے ہیں ۔ جناب والا! اس وقت آپ کو تمام دنیا میں ہمارے ملک کے لوگ روزگار کے پیچھے دربدر پھرتے ہوئے ملیں گے ہم نے جہاں سنا ہے یا ہم نے دیکھا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے جناب والا! کہ ہم نے ایسا پلان مجموعی طور پر نہیں دیا کہ اپنے لوگوں کو روزگار دے سکیں اور ہماری یوتھ جو ہے تمام دنیا پر یعنی اس کے بارے میں کیا تفصیلات میں جائیں ویزا کے پیچھے begger کی حیثیت میں تمام دنیا میں اور وہاں دوسروں کی وہ کیا کیا سروس کرتے ہیں پھر وہ کیا اپنا گھر یا فیملی بنائیں گے وہ اپنے ملک کی کیا خدمت کر سکیں گے چونکہ وہ ایسے ہی یعنی میں اگر ٹھیک الفاظ استعمال کر سکوں تو وہ یہ ہے کہ شترِ بے مہار اور یہ بھی ایسا شترِ بے مہار ہے کہ اسے ہر وقت خطرناک زندگی گزرانی ہوتی ہے ہر وقت خطرے کی زندگی۔

جیسا کہ ہمارے دوستوں نے کہا کہ روزگار کا مسئلہ تو ہمارے پاس ڈیٹا ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس کتنی آسامیاں ہوں گی اور کیا روزگار کے وسائل ہم ڈھونڈیں گے اور ہمارے نوجوان کیا ہیں ان کے لئے ہم کیا روزگار فراہم کریں گے میں یہ کہوں گا کہ یہ جو روزگار کی فراہمی کا سیل ہوتا ہے اگر یہ ایک نیشنل ، ایک ملکی کمیشن میں ایسا رکھا جائے کہ جناب والا! بالکل چینلائزڈ سسٹم ہو کہ ہر وقت ہر شخص جب اور جس وقت اس کو ضرورت ہو۔۔۔ میں اس کی مثال یہ دیتا ہوں کہ اس کے پاس ایک کارڈ ہو یعنی پبلک سائیڈ پر ملکی سائیڈ پر سوسائٹی کے پہلو پر ایک ایسا سسٹم ہو کہ کسی شخص کے لئے کسی وقت بھی پورا انتظام کر سکیں ہمارے پاس یہ پورا ایک نظام ہونا چاہئے اسی طرح میں روزگار کے بارے میں کہوں گا کہ جتنا ہم کہیں وہ کم ہے ہم اس کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں یہاں دوستوں نے کہا کہ روزگار کی فراہمی یا فلاں ذریعہ یا ییلو کیب یہ صحیح ہے یہ بھی ایک ذریعہ روزگار ہے یہ اپنی جگہ اہم ہے لیکن ییلو کیب اس مسئلہ کا حل نہیں ہے ہمیں باقاعدہ معاشی اور ہر پہلو پر اپنی ایک پالیسی بنانا پڑے گی تا کہ پھر ہم یعنی ہماری جوان جو

باشعور ہو کر زندگی کے معاملات سنبھال رہا ہے وہ مکمل تیار ہو۔

مجموعی طور پر ملک میں بے روزگاری معاشی طور پر دیوالیہ پن ابھی بھی ہم دیکھ رہے ہیں جیسا کہ اخباروں میں ہے غلط ہے یا درست ہے لیکن اخباروں میں ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ ابھی ہو سکتا ہے کہ مالیاتی ایمرجنسی declare ہو یعنی ایسی حالت ہے ہماری جناب والا! اس حالت میں ہر شخص جانتا ہے یہاں ابھی ہمارے ایک دوست نے کہہ دیا کہ پچاس لاکھ جوان مجھے ایک وزیر صاحب نے جو کہ بالکل affairs میں بااختیار ہیں اور ان کو معلومات ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس ایک کروڑ انسان بیروزگار ہیں اب جناب والا! ایک کروڑ انسان جب بیروزگار ہوں۔

اسی طرح دوسرے جو پہلو ہیں اس سے نکلتے ہیں یعنی اخلاقی پہلو اسی میں recreation کا مسئلہ یہ روزگار کا اپنے لئے یعنی وہ رکھیں؛ لیکن ہم تعلیم بھی دیں اور ہنر بھی دیں لیکن ساتھ ساتھ recreation کا مسئلہ جناب والا! اس کے لئے مجموعی طور پر ہمارے ملک میں کوئی سکیم نہیں ہے جب ہم شہر بناتے ہیں اس کے لئے ہماری کوئی پلاننگ نہیں ہے صرف ایک اسلام آباد ہم نے دیکھا ہے باقاعدہ پلان کے تحت بنا ہے چونکہ اس کا پہلے پلان بنایا گیا اور اس پر سب سے زیادہ سرمایہ بھی لگایا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں پارک ہیں یہاں ایسی جگہیں ہیں جہاں یوتھ گھروں سے نکل کر تفریح کر سکتے ہیں یا ایسی لائبریریاں ہیں باقی ملک کے کسی شہر میں آپ جائیں وہاں نوجوانوں کے لئے تفریح کا کیا انتظام ہے بالکل نہیں ہے۔ یعنی ہماری سوسائٹی کے پلان میں ہی اس کا کوئی حصہ نہیں ہے ۔ اب یہاں آ کر ہم نے ایک وزارت بنائی ہے اس میں ہم زکوٰۃ دیں یا بیت المال سے کچھ رقم دیں یہ تو بہت معمولی بات ہے جناب والا! مجموعی طور پر ہماری سوسائٹی کے پلاننگ میں یہ ایک اہم حصہ ہونا چاہئے ۔ تو عرض میری یہ ہے کہ ہماری ترجیحات میں یہ ہو سکتا ہے بلکہ ہونا چاہئے تا کہ جب بچہ جوان ہو کر man بنے جس نے ملکی affairs کو چلانا ہے یہ جو اس کا period ہے یہ بہت اہم ہے اور اس کے جو اثرات اخلاق پر بھی اور دوسری جگہ پر بھی پڑتے ہیں ان کے بارے میں نہیں کہوں گا بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہماری پلاننگ مجموعی طور پر سیاسی علمی اور معاشی لحاظ سے ٹھیک ہو تو جناب والا! یہ دوسری جو کمزوریاں یہاں ہو رہی ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ ہیروئن ہے فلاں ہے حقیقت یہ ہے جناب والا! یہ ہو گا ابھی ہماری موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ لوگوں کے لئے روزگار کے لئے دو صورتیں ہیں یا وہ begger ہوں وہ روڈوں پر کھڑے ہو کر begging کریں یا وہ ڈاکو بنیں یہ پھر اس شخص پر منحصر ہے ان حالات پر منحصر ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ سندھ میں باقاعدہ یہ ڈاکو جو تھے بھرتی ہوئے ۔ یہاں جو روزگار کے شعبے ہیں اس میں روزگار ہے نہیں وہاں ڈاکوؤں نے باقاعدہ بھرتی شروع کی اور

بھرتی یہ کی جناب والا! کہ اتنا qualified ہو ' ڈرائیونگ کر سکتا ہوں ' بندوق چلا سکتا ہو ' فلاں کام کر سکتا ہو وغیرہ۔ لہٰذا جب اس میں تمام پڑھے لکھے تمام نوجوان زندگی کے مختلف پہلو پر اگر وہ skilled ہوتے یا میں اس کا منفی میں استعمال کروں گا negative side پر skilled وہ آنے اور پھر میں کہوں گا کہ بہت اچھی قسم کے ڈاکو نکلے انہوں نے سوسائٹی کو لوٹنا شروع کر دیا۔ یہ سوال ہوتا تھا کہ حلال روزی کے لئے مجھے باعزت روزگار نہیں ملتا اس لئے روڈ پر آیا ڈاکہ ڈالا۔ عرض یہ ہے کہ یہ ایسے پہلو ہیں میں نے ٹائم بہت زیادہ لیا ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس میں ہمارے پاس مکمل ڈیٹا ہو اور ہر پلاننگ میں اس کا حصہ ہو جناب والا! شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ یہ تو کافی لوگ بولنا چاہتے ہیں اس پر مندوخیل صاحب ' ابراھیم صاحب ' اقبال حیدر صاحب میرا خیال ہے کہ آج تو مکمل نہیں ہو گا یہ پھر اس بحث کو آج defer کرتے ہیں چونکہ حافظ حسین احمد صاحب کا کال attention نوٹس بھی ہے کہ آٹھ بجے ختم کرنا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اب کے بچھڑے تو پھر شاید پتہ نہیں کب ملیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں انشاء اللہ ضرور ملیں گے جی کوئی ایسی بات نہیں۔

سید اقبال حیدر۔ کیونکہ یہ آخری Private Members Day ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ ایک important issue ہے اچھا اس میں ذرا یعنی National Commission کی بھی بات بھی ہونی ہے منسٹر صاحب کو بھی موقع مل جانے گا۔

So, I think, it is a really important issue.

اس پر منسٹر صاحب کو بھی وقت مل جانے گا کہ یہ جو تجاویز آئی ہیں اور خصوصی اس National Commissionوالی بات پر غور کر لیں یہ واقعی ہی ملک کا بہت اہم مسئلہ ہے تو اچھا ہے we can have it next time. ۔ جناب حافظ حسین احمد صاحب کا ایک Call Attention Notice ہے جی۔ جناب حافظ حسین احمد صاحب فرمائیں۔

CALL ATTENTION NOTICE RE: COMPLAINTS ABOUT ENROLMENT LISTS.

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب جناب چیئرمین میرے ہاتھ میں روزنامہ

جنگ کوئٹہ کا 10 مئی کا شمارہ ہے اس میں ایک اشتہار دیا گیا ہے پبلک نوٹس کے نام پر صوبائی الیکشن کمیشن کی طرف سے اور اس میں عجیب ستم ظریفی ہے کہ ضلع پشین کی تحصیل چمن کے تقریباً 18 دیہات کے ووٹر جن کی تعداد 8332 ہے ان کو کہا گیا ہے کہ آپ کے تمام دیہات جن کے نام اگر آپ چاہیں تو میں پڑھ لوں۔ کلی باز محمد ، کلی نیک محمد ، کلی حاجی اختر خان وغیرہ 18 دیہات ہیں 8332 افراد کے لئے ایک چھوٹا سا اشتہار اخبار میں دیا گیا ہے کہ آپ پانچ دن کے اندر اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اگر نہیں آتے اپنے documents لے کر تو آپ کے تمام نام انتخابی فہرست سے خارج کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں تو گزارش کروں گا کہ یہ تقریباً ستر کلو میٹر یا پچھتر اسی کلو میٹر پہ پھیلا ہوا یہ رقبہ اندر ہمارے بلوچستان کے دیہات میں پہاڑی علاقہ ہے جہاں پر شرح خواندگی کم ہے اور یہ لوگ تقریبا 86-1985 سے ووٹر لسٹ پہ ہیں اور انہوں نے اب تک چار پانچ دفعہ اپنے حق رائے دہی کو استعمال کیا اور یک وقت ایک اسسٹنٹ کمشنر جو ہے وہ پورے ساڑھے آٹھ ہزار رائے دہندگان کو نوٹس دے کر تین دن کے اندر جو ہے انہیں حق رائے دہی سے محروم کر دیتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں تو ایم پی اے بھی ساڑھے چار ہزار پانچ ہزار اور آٹھ ہزار ووٹوں پہ منتخب ہو جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ انتہائی زیادتی ہے اور یہ بتایا جائے آیا تمام ملک کے انتخابی فہرستیں ٹھیک ہیں اور نزلہ صرف ایک مخصوص علاقے پہ یعنی ان 18 دیہات پہ کیوں گرایا جا رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ایک اضطراب پایا جاتا ہے اور ہمیں یقین دہانی کرائی جائے کہ یہ کس کے تحت اور کس کے احکامات کے تحت یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

Mr. Tanwer-ul-Hasan Gilani: Sir, the facts of the case are that several complaints with regards to enrolment of ineligible persons in the electoral rolls of Daman Mulzai of Chaman Tehsil were received from time to time by the Election Commission. These complaints were in the first instance investigated by a team consisting of Additional Deputy Commissioner Pishin and Joint Director Local Government Department. As a result of findings in this enquiry team bogus enrolment of names in the electoral rolls that area was established but no action could then be taken due to tense law and order situation in the area which is

located close to Afghan border. In the meantime Haji Muhammad Rasool and other residents of Chaman Tehsil filed an application before the Chief Election Commissioner for deletion of the names of ineligible persons from the electoral rolls of Khuskaabad Daman Mulzai comprising about 15 villages, this application was referred for enquiry and report to the Deputy Commissioner Pishin. The Deputy Commissioner constituted another enquiry team consisting of Assistant Commissioner, a Naib Tehsildar and local revenue staff. After spot enquiry, this team reported that the number of eligible and genuine voters were 481 and that remaining 8332 voters enrolled in the electoral rolls of Khushaabad Daman Mulzai were not genuine voters. This report was forwarded to Registration office at Chaman for taking action in the matter in accordance with law. In reply the Assistant Commissioner Chaman expressed inability to proceed further in the matter for fear of law and order situation in the area. The Deputy Commissioner Pishin also endorsed the views of the Assistant Commissioner Chaman. In order to afford an opportunity to the person stated to have been enrolled unlawfully, the Chief Election Commissioner decided to issue a public notice in the local newspaper and also to issue notices to individuals concerned by post, in case any of them proves his eligibility for enrolment as voter in the area his name will not be deleted from the list of voters, otherwise the names of such persons who fail to prove the eligibility for enrolment as voters in accordance with law their names will be excluded from the electoral rolls.

It may be added that inspite of the findings of two different enquiry teams, full opportunity is being afforded to the persons concerned to prove their case according to law. Let me assure that names of such persons as genuine voters will not be in any case be deleted from the electoral rolls. In view of the forthcoming elections the authenticity and accuracy in the electoral rolls has to be ensured according to the law. In view of the fact stated by me, the call

attention notice moved by Hafiz Hussain Ahmed needs no consideration.

جناب چیئرمین۔ اس میں اور تو جو قانون کی کارروائی ہوتی ہے وہ تو قانون کے مطابق ہی ہو گی میرے خیال میں main grievance یہ ہے کہ وقت تھوڑا دیا جا رہا ہے کیونکہ آٹھ ہزار لوگ یعنی علاقہ بہت بڑا ہے اس پر اگر غور کر لیں۔

جناب تنویر الحسن گیلانی۔ اس میں جناب یہ ہے کہ ہم نے 10 مئی کو یہ دیا ہے اور 18 مئی تک ہم نے objections invite کئے ہیں اگر وہ ان کی کوئی grievances ثابت کریں اور یہ اخبار میں بھی دیا ہے individually آٹھ ہزار سے بڑھ کر لوگوں کو انفرادی نوٹس بھیج دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال دوبارہ اس کو دیکھ لیں کیونکہ پشین کا علاقہ ہے پہاڑی علاقہ ہے اس پر غور کر لیں۔ تو حافظ صاحب-----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس پر تو Call Attention آ گیا۔ ختم ہوگئی بات۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ Call Attention ہے لیکن جناب واقعاتی طور پر میں آپ کو بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں واقعاتی طور پر تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ complaints آئی ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب واقعتاً زیادہ اندراج ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ کہہ رہے ہیں-----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ بڑا فاصلہ جو ہے وہ ایسا نہیں ہے یہ اتنا فاصلہ ہے میں جانتا ہوں یہ خوشکا آباد داماں چمن میں بہت محدود ایریا ہے۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب وہ تو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں ناں کہ ہمیں شکایات موصول ہوئی ہیں۔ انکوائری کی ہے اور انکوائری کے دوران پتہ چلا ہے کہ-----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس میں آٹھ ہزار کل آبادی ہے۔

جناب تنویر الحسن گیلانی۔ جناب الیکشن شیڈول سے پہلے اس الیکشن شیڈول کے بعد تو ہم نہیں کر سکیں گے۔ الیکشن شیڈول سے پہلے جتنا بھی ٹائم ان کو دیا جا سکتا ہے دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ تو باقی تو قانون کے مطابق جو کارروائی بھی ہو گی وہ تو ہو گی یعنی آپ جو بات کر رہے ہیں وہ تو منسٹر صاحب بھی کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب میں بات کر رہا ہوں لیکن منسٹر صاحب صرف لکھے ہوئے کو پڑھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کے addresses پر بھی بھیجے ہیں انہیں یہ بتا دیں کہ اگر ان کے addresses ہیں ان کے پتے لیں تو وہاں کے وہ لوگ ہیں یا نہیں ہیں۔

نہیں میں گزارش کر رہا ہوں کہ اگر آپ اس وقت بھی آپ چاہیں انہیں لوگوں کے جن کو انہوں نے ختم کیا ہے تین ہزار شناختی کارڈ اس وقت بھی موجود ہیں اس پارلیمنٹ میں ہم پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو وہی پیش کریں گے ناں۔

حافظ حسین احمد۔ میں کہہ رہا ہوں جناب کہ وہ پیش کریں گے لیکن آپ دیکھئے 12 مئی تا 18 مئی 5 دن کا انہوں نے دیا اور جو انہوں نے کہا کہ complaint درج کرائی اور یہ complaint کب درج ہوئی۔ یہاں پر 47 ارکان قومی اسمبلی نے انتخابی دھاندلیوں کے لئے صدر صاحب کو اپنے استعفےٰ پیش کئے تھے تو کیا جو بھی وہاں دھاندلیاں ہوئیں وہ تمام کی تمام انتخابی فہرستیں منسوخ ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے اگر سب ہے تو ----

جناب چیئرمین۔ نہیں اکثر اس کا electoral rolls کا اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کا procedure ہے باقاعدہ' وہ فرما رہے ہیں کہ ہمیں شکایات موصول ہوئیں ہم نے انکوائری کی ' انکوائری کے بعد رپورٹیں آئیں اس کے بعد اب انہوں نے individual notices جاری کئے ۔ اگر کوئی شخص ہے اس کا نام ہے صحیح ہے تو وہ آ کے ثابت کر سکتا ہے کہ ہے۔

سید مزمل شاہ۔ کال نوٹس اس بات پر آیا ہے کہ یہ ووٹروں کی جو لسٹیں ہیں یہ 84ء میں مرتب کی گئی تھیں اس وقت سے لے کر آج تک متواتر الیکشن ہوتے آئے ہیں اور وہ لوگ ووٹر تھے آج اچانک کیسے وہ اس سے نکل گئے؟

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں ناں شاہ صاحب' یہ تو سارا----

سید مزمل شاہ۔ کال اٹنشن نوٹس اس بات پر ہے جناب چیئرمین آپ اس بات کا نوٹس لیں اگر 84 سے لے کر آج تک وہ ووٹرز تھے تو وہاں کونسی انکوائری کیسے حالات پیدا ہو

گئے کہ ووٹر نہیں رہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ فیصلہ تو جو قانون ہے یعنی جو بھی قانون ہے مجھے تو نہیں پتہ ناں، جو قانون ہے افسر مجاز اس کے مطابق ہی کرے گا یعنی جو بھی قانون ہے وہ whatever the law is جو بھی افسر مجاز ہے جو بھی قانون کا اختیار رکھتا ہے اگر اس کو اختیار ہے کہ اس میں دیکھے تو وہ دیکھے گا کہ نہیں۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا تھا کہ call attention notice انہوں نے دے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے اور جس خدشے کا اظہار کیا ہے ۔ مندوخیل صاحب نے وہی وزیر صاحب بھی کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جن ایڈرسوں پر letters گئے وہ ہیں نہیں۔ آپ دیکھ لیں گے اور اس کا کیس بہت پہلے بار بار آیا ہے اب قانون کے process کے مطابق یہ ٹھیک ہے اگر وہ حاضر تھے تو ہوں گے۔ اگر نہیں تھے تو نہیں تھے۔

حافظ حسین احمد۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ قانونی اور آئینی بات نہیں، یہ سیاسی بنیادوں پر کی گئی ہے اور اس کے ثبوت میں مندوخیل صاحب نے جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں تو یہی بات یہاں کریں ناں جہاں پر آپ کو بلایا گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آپ جو یہاں پیش ہو رہے ہیں یہ آپ سیاسی آدمی ہیں آپ سیاسی آدمی ہیں آپ کوئی غیر سیاسی نہیں آپ تو علماء کے ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال کال اٹنشن کے نوٹس پہ تو یہی ہوتا ہے کہ وزیر صاحب کا جواب آ گیا ہے اور آپ کا کال اٹنشن نوٹس آ گیا ہے تو بات ہو گئی جی۔ جی جناب فرمائیے اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, for the last three four sessions, the amendments in the Rules and Procedure of the Senate are being put up. I only make one small request with your generosity, to allow these rules for amendment to be referred to the committee.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو باقاعدہ پروسیجر ہے ناں جی۔

سید اقبال حیدر۔ ہاں، تو وہ تو ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ تو لمبی بات ہے کیونکہ-----

Syed Iqbal Haider: Today is the last day.

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں رولز کافی اہم ہوتے ہیں ہاؤس کے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, Motion under Rule 242.

جناب چیئرمین ۔ نہیں نہیں رولز کو presentation کے لئے بھی بڑا procedure elaborate ہوتا ہے ۔

Syed Iqbal Haider: True, true, Sir. There is no doubt about it, Rule 242, Sir.

جناب چیئرمین ۔ یہ کس طرح جائے گا اس میں باقاعدہ one fourth of the total membrship has to rise پھر یہ ہے کہ it is a serious matter یعنی اس میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو ۔ اس کو میرا خیال ہے کہ مناسب طریقے سے take up کریں and also I would say اس کو informally discuss کر لیں with the Chairman of the Rules Committee اقبال احمد خان صاحب ہیں ان سے۔

Syed Iqbal Haider: I have already discussed with him, and he was saying that he doesn't mind if it is referred to the Committee.

جناب چیئرمین۔ تو وہ اگر موجود ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ہاؤس میں اتنی بحث ہی نہ ہو کیونکہ اس کے لئے جو you require at least one fourth to support you ۔

Syed Iqbal Haider: No, he has no objection if this is referred to the Committee.

جناب چیئرمین۔ جی جناب میر عبدلجبار صاحب۔

میر عبد الجبار ۔ میں جناب حافظ صاحب کے کال اٹنشن نوٹس کے -----

جناب چیئرمین۔ وہ ختم ہو گیا ہے جی۔

میر عبد الجبار ۔ میں عرض کرنا چاہوں گا جناب for the kind information of the

Minister میں وہاں پر جی ملازمت میں رہا ہوں اور میں جانتا ہوں دامان چمن کو جی وہاں پر آبادی جو ہے migratory آبادی ہوتی ہے جب کبھی بارش ہوتی ہے تو وہاں پر لوگ آتے ہیں اس کو آباد کرتے ہیں تو جب کبھی نہیں ہوتی تو وہ اپنے باقی علاقوں میں چلے جاتے ہیں آبادی وہاں پر ہے ہوتی ہے ہمیشہ ہوتی ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب انکوائری کر رہے ہوں تو -----

جناب چیئرمین۔ تو بہر حال بارشیں ہونے والی ہیں تو اس دوران وہ چلے جائیں وہاں پر افسر صاحب جو مجاز ہیں بارشوں کا زمانہ ہے جولائی میں ہو جائیں گی بارشیں بہر حال اس دوران----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ یہ میرے معزز رکن ڈاکٹر ریحان صاحب نے جو آج ایک بہت اہم مسئلے کو اٹھایا ہے اور وقت کم ہے آپ adjourn کر رہے ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ کیا آئندہ اس پر جناب؟

جناب چیئرمین۔ جی ہاں آئندہ ہو گی جی بالکل ہو گی۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جی آئندہ تو میرے خیال میں adjourn ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جب بھی آئے گا ہو گی this is still pending۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ یہ بڑا بہت ضروری مسئلہ ہے اس کو -----

جناب چیئرمین۔ جی pending ہے جی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! اب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ محترم وزیر تشریف لے آئے ہیں جو کہ ہماری کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں کہ یہ motion under Rule 242 میں ایوان میں پیش کر سکوں تو بار بار سینٹ کی stationery اور وقت اگلے سیشن میں بچ جائے گا یہ اس کے اوپر detail میں debate ہم کمیٹی میں رکھ لیں صرف ہمیں اجازت دیں تو بڑی نوازش ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جناب اقبال صاحب کیا کیا جائے اس کا کیونکہ اس میں یہ ہے I have to read each amendment رولز یہ کہتے ہیں کہ مجھے ہر amendment کو پڑھنا

پڑے گا پھر پوچھنا پڑے گا کہ جی اس کو leave کی اجازت دی جاتی ہے کہ نہیں اور اگر کوئی بھی objection کرے '

Not only the Minister. Anybody can raise an objection anybody raises an objection then one fourth have to rise I don't think

25 تو ہوں گے بھی نہیں اس وقت۔

سید مزمل شاہ۔ ہاؤس میں آنا چاہئے یہ ہاؤس کا حق ہے اس پر بات کرنی چاہئے یہ بڑے شوق سے آنا چاہئے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی objection ہے جی کسی کو جی؛ کسی کو نہیں ہے۔

سید مزمل شاہ۔ یہ رولز آف بزنس پوری چینج ہو رہی ہے یہ 18 ترمیمات ہیں جناب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ آ جائے کمیٹی میں ٹھیک ہے وہاں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ یہ important matter ہے کمیٹی کی طرف جا رہا ہے' ریفر کر دیں کمیٹی کو۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں کمیٹی کو جانے کے لئے جو پروسیجر ہے ناں وہ کافی elaborate ہے۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: We have to adopt procedure.

Mr. Chairman: We should not take rules lightly, let the procedure be adopted because each amendment I have to read, then put it to the House.

جی کسی کو objection تو نہیں ہے اگر کسی کو بھی objection ہے تو 25

تو one fourth have to rise in their seats to support the reference to the committee

یہ پروسیجر ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ پتہ نہیں وہ دن کب آئے گا۔

(مداخلت)

نہیں جناب وہ دن نہیں آئے گا۔

میر عبدالجبار خان ۔ میں اپنے فاضل دوست اور معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ ماشاء

اللہ خود وکیل ہیں اور ان کو علم ہے کہ ہمارا procedure کیا ہے رولز کیا ہیں؛ ان کو adopt کرنا چاہئے اس کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ ساری کارروائی ایسی ہو جائے گی اور ہم بھی پھر کہیں سے ہمارے بھی رولز ایسے لائے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ رولز کے لئے elaborate procedure اس کے لئے رکھا ہوا ہے کہ اس کو ذرا سوچ کے کرو جو بھی کرنا ہے آپ نے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ رولز 236 وہ نہیں لا سکتے ہیں اس کی مدد کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں لانے کو تو سب کچھ لا سکتے ہیں لیکن کیوں لائیں' سوال یہ ہے ؛ کیونکہ ایک پروسیجر ہے۔

جناب عبدلرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! یہ تمام سال رہا ہے۔

Mr. Chairman: It doesn't matter, that is no criterion.

سید اقبال حیدر۔ جناب میری گزارش ہے کہ اس وقت ان رولز کو یہ نہیں کہہ رہا کہ پاس کیا جا رہا ہے تین stages ہیں ایک تو میں پیش کرنے کی اجازت مانگ رہا ہوں ' دوسرا stage یہ ہے کہ اگر ہاؤس اجازت دے تو کمیٹی میں جائیں۔ کمیٹی پھر اس کی ایک ایک شق کو اچھی طرح سے جانچ پرکھ کر پھر approve کرے گی جو اس میں ترامیم اور جو تجاویز اور جو additions, deletions ہیں وہ کر کے پھر دوبارہ یہ ہاؤس کے پاس آئے گا اور پھر دوبارہ ہاؤس میں موقع ہو گا کہ اس کی ایک ایک شق کو approve کرے۔

جناب چیئرمین۔ جی دیکھیں ناں یہ لکھا ہوا ہے کہ

When the motion is reached, the Chairman shall read out the proposed amendment to the Senate.

تو مجھے پڑھنا پڑے گا 'each amendment' ۔

سید اقبال حیدر۔ وہ میں پڑھ دوں گا وہ بوجھ میں share کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ نے نہیں پڑھنا' .I will read it out

The Chairman shall read out the proposed amendment to the Senate and ask whether the Member has leave of the Senate, if objection is taken, anybody can object, I don't know,

کرتے ہیں کہ نہیں کرتے۔

The Chairman shall call such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats. And if one fourth of the total membership of the Senate doesn't so arise, he shall declare that the member has not the leave of the Senate. Or, if no objection is taken or such membership so rises the Chairman shall declare that the member has leave of the Senate, so.

یہ لمبا 18 amendments پڑھتے پڑھتے بھی وقت لگ جائے گا۔

سید اقبال حیدر۔ جی میں آپ کی مشکل کو appreciate کرتا ہوں۔ چیئرمین صاحب میرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک amendment اس میں یہ بھی ہے کہ Private Members Day جو ہے وہ Sunday کی بجائے Tuesday کو ہو اس کی بنیادی وجہ جو ہے ہمارے Private Members Day سنڈے کو شام کو شروع کرنا پڑتا ہے اور شام کو جو ہوتا ہے تو دو تین گھنٹے میں ہی ساڑھے پانچ بجے جیسے شروع ہوا آج۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ ایسے کرلیں ناں۔

سید اقبال حیدر۔ تو ہمیں موقع ملتا ہی نہیں ہے کہ Private Members Day کے اوپر Private Members Day کی business کو مناسب جتنا ٹائم ملنا چاہئے وہ ہمیں نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آج دیکھیں ناں، آج تو بڑا fruitful رہا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں تو خاص طور سے کراچی سے باقی کام چھوڑ کر اپنے Co-Chairperson نے آج میٹنگ رکھی ہوئی تھی manifesto کمیٹی کی وہ چھوڑ کر کافی کام چھوڑ کر میں یہاں آیا کہ نہیں جی سینٹ میں جی میرے رولز جو ہیں وہ بھی اتنے ہی اہم ہیں، میں اس کی اجازت لے کر آیا، تو پھر یہ ہوتا ہے ذرا دل خراب ہوتا ہے کہ آدمی تمام کام چھوڑ کر یہاں پر آتا ہے اور ہمارا مقصد پورا نہیں ہوتا جس مقصد کے لئے ہم آتے ہیں۔ نہیں جی دس بجے نہیں رکھتے ناں، میں تو ہمیشہ کہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ منہ صاحب۔

جناب بشیر احمد منہ۔ یہ ہے کہ سر جو کچھ ہم نے adopt کیے ہیں کوئی

amendment آئی ہے آگے تو سینٹ کا اپنا استحقاق ہے '

The Senate has a right to consider each and every thing before it goes to the Committee. When it goes to the committee it becomes the property of the committee. But before that, it is a property of the Senate. So, if we adopt what he is asking for then we will be by passing the right of the Senate to consider this thing, paragraph by paragraph. And we cannot amend the rules or forego the rules just for a single person. All of us who come here, we come with a sense of responsibility. And all of us leave our own jobs and buiness behind. So, it is not only my friend Iqbal Haider who comes here and leaves behind some business there at Karachi. We cannot bypass the right of the Senate to consider each and every amendment before it goes to the committee: whether it is worthy of going to the committee or not, it will be considered by the Senate itself. So, we are for the version to interpret the rules as you suggested, and I think that the sense of the House is that we are not going to permit him a special right to refer this to the committee without properly going through the Senate.

جناب چیئرمین۔ہوتی صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؛

Anybody else wants to say anything on this? Any other item you want to bring up?

پھر ایڈجرن کر دیں؛

O.K. the House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock on 17th May, 1993].

PCPPI—337(96) Senate—14-3-96—180.